روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

The ALFAZL Daily

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

1913ء سے جاری شدہ

18 جون 2015ء
18 احسان 1394ہش

047-6213029
C.P.L FR-10

Web: http://www.alfazl.org Email: editor@alfazl.org

بزرگان سلسلہ اور الفضل کے معاونین واسیران

محترم مولانا محمد احمد ثاقب صاحب

محترم محمود احمد شاہد صاحب

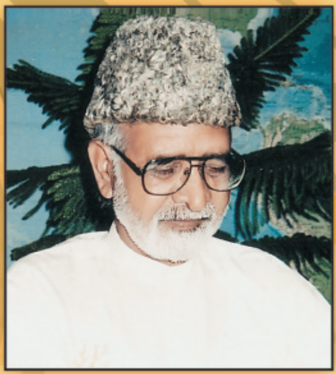
محترم یعقوب امجد صاحب

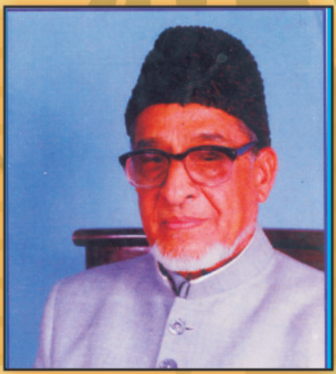
محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

محترم عبیداللہ علیم صاحب

محترم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

محترم نصیر احمد انجم صاحب

محترم رشید قیصرانی صاحب

محترم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

محترم منور علی شاہد صاحب

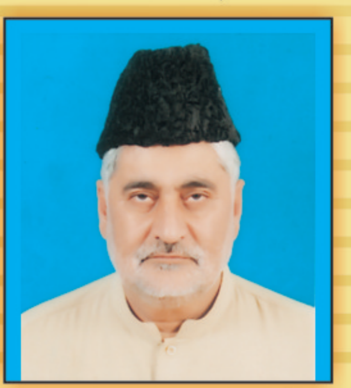
محترم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب

محترم طاہر شاہ صاحب

محترم خالد اشفاق صاحب

محترم اظہر ظریف صاحب

محترم فیصل طاہر صاحب

حضرت مصلح موعودجلسہ سالانہ 1952ء کے موقع پرلاہور سے آنے والے اخبارنویسوں کے ساتھ
حضور کے بائیں طرف مشہوراخبارنویس م ش (محمد شفیع)، سردارفضلی رپورٹرروزنامہ احسان،
جناب خورشیدنمائندہ ڈان اوراقبال صدیقی نمائندہ روزنامہ زمیندار
حضور کے دائیں طرف ایک نوجوان کے بعدمحترم روشن دین تنویرصاحب ایڈیٹرالفضل،
حضرت مولانا عبدالرحیم دردناظرامورخارجہ اورمحترم مسعوددہلوی صاحب نمائندہ الفضل

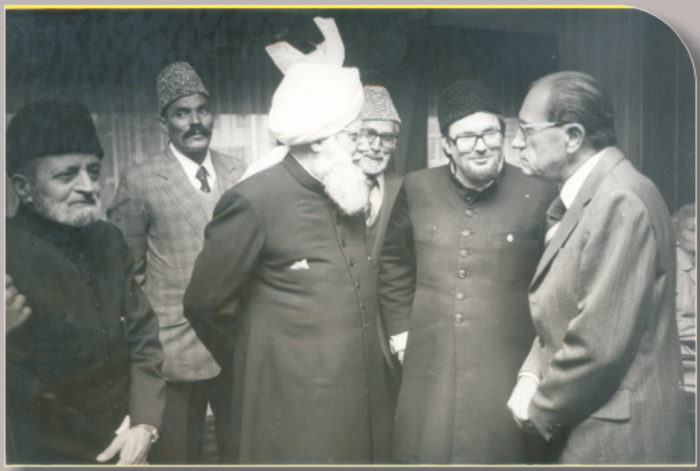

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دورہ جرمنی 1980ء کے موقع پرایک جرمن شہری سے بات چیت کررہے ہیں۔
(دیگراحباب دائیں سے بائیں) محترم ہدایت اللہ ھبش صاحب، محترم چوہدری انورحسین صاحب،
محترم بہادرشیرصاحب باڈی گارڈاورمحترم مسعوداحمد دہلوی صاحب ایڈیٹرالفضل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء کے موقع پر

بیت مبارک ربوہ

سرائے محبت (گیسٹ ہاؤس صدرانجمن احمدیہ)

سرائے ناصر (گیسٹ ہاؤس مجلس انصاراللہ پاکستان)

دفترمجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 18 جون 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 18 جون 2015ء ...... 1436 ہجری 18- احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 139

بتدریج ترقی کرنے والے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کونپل نکالے پھر اسے مضبوط کرے پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے، کاشتکاروں کو خوش کر دے تاکہ ان کی وجہ سے کفار کو غیظ دلائے۔ اللہ نے ان میں سے ان سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ (الفتح:30)

رسالہ فرقان کے آغاز پر حضرت مصلح موعود اور حضرت اماں جان کا پیغام

نیتوں کو نیک کر کے کام کرو۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تم اس جنگ سے فاتح ہو کر لوٹو گے

جنوری 1942ء میں مجلس رفقاء احمد قادیان نے ماہوار رسالہ ''فرقان'' کا اجراء کیا۔ جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری تھے۔ اس کے پہلے شمارہ کے لئے حضرت مصلح موعود اور مارچ 1942ء میں خلافت ثانیہ کے 28 سال پورے ہونے پر خلافت نمبر کے لئے حضرت اماں جان نے پیغام عنایت فرمائے۔ یہ تاریخی ریکارڈ درج ذیل ہے۔

حضرت مصلح موعود کا پیغام

میری تحریک پر بعض نوجوانوں نے لاہور کی انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کی طرف سے جو ہماری نسبت اور سلسلہ احمدیہ جس کا مرکز قادیان ہے، کے عقائد کی نسبت بدظنیاں پھیلائی جاتی ہیں ان کا جواب دینے کے لئے ایک ماہواری رسالہ کا اجراء کیا ہے میں اس رسالہ کی پہلی اشاعت کے لئے یہ سطور بطور تعارف لکھ کر دے رہا ہوں اور صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی نیتوں کو نیک کر کے کام کرو۔ کبر، ریاء اور نخوت سے آزاد ہو کر کام کرو خدا تعالیٰ پر توکل کر کے کام کرو۔ اس صورت میں خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تم اس جنگ سے فاتح لوٹو گے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔

والسلام خاکسار **مرزا محمود احمد** 22 فتح 1320ہش/22 دسمبر 1941ء (فرقان جنوری 1942ء)

حضرت اماں جان کا پیغام

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت کے بعض نوجوانوں نے ایک رسالہ ''فرقان'' شائع کرنا شروع کیا ہے اور مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس رسالہ میں جماعت کے نام کوئی پیغام دوں۔ سو میں یہ چند سطریں اس خواہش کے احترام میں لکھوا رہی ہوں۔ مجھے اس بات کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ جماعت میں جو کام بھی تبلیغی یا تربیتی رنگ میں ہوتا ہے اس سے مجھے کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ اور اسی لئے اس رسالہ کے جاری ہونے پر بھی بہت خوشی ہوئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کے کرنے والوں کو اخلاص اور نیک نیتی اور حسن خدمت کے اعلیٰ مقام پر قائم فرمائے۔ اور ان کی کوشش اور خدمت کا بہتر سے بہتر نتیجہ پیدا کرے۔ گو جماعت کا سارا کام خدا کا کام ہے اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے کامیاب بنانے والا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ظاہری اسباب کے ماتحت یہ بھی پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے اس کے کام میں شریک ہوں اور خدمت کا موقعہ پا کر ثواب حاصل کریں۔ سو میں اپنے عزیزوں سے کہتی ہوں کہ وہ اس رسالہ کو کامیاب بنانے اور اس کے نیک مقاصد کو پورا کرنے میں حصہ لیں۔ اس ذریعہ سے نہ صرف وہ دین کی خدمت کا موقع پائیں گے بلکہ خدا ان کے ذاتی کاموں میں بھی برکت ڈالے گا۔ کیونکہ جب بندہ خدا کے کام میں حصہ لیتا ہے تو پھر خدا اس کے کام میں برکت ڈالتا ہے۔ جماعت کے سامنے ابھی بہت بھاری کام ہے اور جب تک جماعت کے سارے لوگ مرد عورت، بوڑھے، جوان اس میں دن رات لگ کر حصہ نہیں لیں گے وہ خدا کے سامنے سرخرو نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اپنی رضا کے ماتحت چلنے کی توفیق عطا کرے۔ میں ساری جماعت کے لئے التزام کے ساتھ دعا کرتی ہوں۔ جماعت کے لوگ میرے لئے اور میری اولاد کے لئے دعا کریں۔ اور پھر ہم سب مل کر جماعت کے لئے اور (دین) کے لئے دعائیں کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ دین و دنیا میں ہمارے ساتھ ہو۔ اور ہم اس کے منشاء کے ماتحت زندگیاں گزاریں اور اس کے سامنے سرخرو ہو کر پہنچیں۔ فقط **اُمّ محمود**

(فرقان مارچ 1942ء صفحہ 1)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 8 روپے

مکرم کاشف محمود ورک صاحب لندن

اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے

اخبارات ورسائل کے متعلق پیشگوئیاں اور مثبت و منفی پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آخری زمانہ کی بہت سی علامات بیان فرمائی ہیں، ان میں سے ایک عظیم الشان پیشگوئی کتب ورسائل کی اشاعت کے بارہ میں ہے۔ چنانچہ فرمایا:

واذا الصحف نشرت

(سورۃ التکویر:11)

"اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔"

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی بے نظیر کتاب تفسیر کبیر میں نشر کے 3 معنی بیان فرمائے ہیں:۔

(1) پھیلانا (2) کھولنا (3) زندہ کرنا۔

پھر اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

یہ تینوں معنے اس زمانہ میں بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں واذا الصحف نشرت کے پہلے معنے یہ تھے کہ صحیفے پھیلائے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت کے لئے مطابع نکل آئے ہیں۔ پھر ریل گاڑیاں ایجاد ہو چکی ہیں جن سے شائع شدہ اخباریں اور کتابیں سارے جہان میں پھیل جاتی ہیں۔ یہی خبر اس آیت میں دی گئی تھی۔

دوسرے معنے اس کے یہ تھے کہ صحیفے کھولے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو چکی ہے کیونکہ کتابوں کے پڑھنے کا رواج زمانہ میں بہت بڑھ گیا ہے۔ پھر یہ پیشگوئی اس رنگ میں بھی پوری ہوئی ہے کہ بڑی بڑی پرانی لائبریریاں آثار قدیمہ والوں نے نکال کر رکھ دی ہیں۔ بخت نصر کی لائبریری جو اینٹوں پر لکھی ہوئی تھی وہ سب کی سب نکال لی گئی ہے اور اس طرح مردہ صحیفوں کو بھی زندہ کر دیا گیا ہے۔ گویا وہ کتابیں جن کو لوگ بھول چکے تھے اور جو عملی طور پر بالکل متروک ہو چکی تھیں۔ آثار قدیمہ والے ان کو بھی کھود کھود کر نکال رہے ہیں اور لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

ان تبدیلیوں کے رونما ہونے کے بعد جہاں انسانی صلاحیتوں میں بہت ترقی ہوئی ہے، ساتھ ہی اس کے قوت بیان میں بھی ایک جلا واقع ہوئی ہے اور اس نئے زمانہ میں جینے والا فرد یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ اپنا نظریہ، اپنی سوچ اور مافی الضمیر کو بیان کرے۔ اس حقیقت کا قرآن کریم میں بھی ان الفاظ میں ذکر ملتا ہے۔

بل یرید کل امری ......

(سورۃ المدثر:53)

بلکہ ان میں سے ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ وہ بکثرت پھیلائے جانے والے صحیفے (اپنے موقف کی اشاعت کے لئے دیا جاتا)۔

اس آیت کے حاشیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

آیت کریمہ واذا الصحف نشرت (التکویر:11) سے اس مضمون کا تعلق ہے۔

ہم لوگ اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم نے وہ دور پایا جس میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور انشاء اللہ اس کے پورے ہونے کی اصل غرض کو بھی ہم ہمیشہ مدنظر رکھیں گے یعنی ان تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعہ حقیقی دین کا پرچار دنیا کے ہر خطہ میں کرنا۔

اخبارات

اس مضمون کا مقصد اخبار و رسائل کے بارہ میں مختصر تعارف اور ان کے فوائد و نقصانات کا جائزہ لینا ہے۔ سترھویں صدی میں جدید سلسلہ اخبارات کے باقاعدہ آغاز سے پہلے بعض ریاستوں میں مرکزی خبر نامے نشر کئے جاتے تھے۔ قدیم روم میں اکٹا ڈیورنا (Acta Diurna) حکومتی اطلاعات کا خبر نامہ پتھر یا لوہے پر کندہ ہو کر اجتماعی جگہوں پر مزین کیا جاتا تھا۔

چین کے معروف شاہی خاندان ہان (Han-Dynasty) کے دور میں ٹپاؤ (Tipao) کے نام سے ایک کاغذ شائع ہوتا تھا جسے درباری کارندے پڑھا کرتے تھے۔

نئے دور کی سب سے پہلی شائع ہونے والی اخبار عام طور پر Relation aller Furnemmen und gedenckwurdigen Historien کو قرار دیا جاتا ہے۔ یہ اخبار جرمن زبان میں ہے اور اس کا اجراء بمقام سٹراسبرگ 1605ء میں ہوا۔ اس کا مطلب ہے "تمام ممتاز اور یادگار خبروں کا تذکرہ" اور اس کے بانی کا نام Johann Carolus تھا۔

لندن کا رسالہ The Gentleman's Magazine 1731ء کو جاری ہوا۔ اس کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ پہلا رسالہ تھا جس کے مضامین عوام کے لئے یکساں دلچسپی کا باعث تھے۔ اس کے مدیر Edward Cave نے سب سے پہلے میگزین کی اصطلاح کا استعمال کیا جو کہ عربی کے لفظ مخزن سے مشتق ہے۔

دنیا کا سب سے پرانا اخبار جو ابھی تک شائع ہوتا ہے سویڈن سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا نام Ordinari Post Tijdender ہے جس کا مطلب Regular Mail Times ہے۔

کسی بھی رسالہ کو باقاعدہ اخبار قرار دینے کے لئے عام طور پر چار معیار ہوتے ہیں۔

(1) وہ عوام کے لئے مہیا ہو۔ (2) اس کی اشاعت باقاعدگی کے ساتھ ہو (3) اس کی خبریں حالیہ ہوں (4) نیز اس میں مختلف موضوعات اور عناوین پر مشتمل مضامین ہوں۔

اس کے علاوہ اخبارات کی مزید ذیلی اقسام ہیں مثلاً روزنامہ، ہفتہ وار، ماہوار، سہ ماہی یا سالانہ اور پھر سہولت کے اعتبار سے کاغذی یا آن لائن وغیرہ۔ اخبارات کی آمدنی کا بیشتر حصہ اشتہارات کے ذریعہ ہوتا ہے۔ (70 تا 80 فیصد) جبکہ بقیہ منافع خریداروں اور خریداری سے حاصل ہوتا ہے۔

اکثر اخبارات کے 4 شعبے ہوتے ہیں (1) اداریہ (2) طباعت (3) اشاعت و تقسیم (4) اشتہار بازی (یعنی خریداروں کی تعداد بڑھانے کی کوشش) انگریزی اخبارات میں بالعموم مدیر ہی مندرجات کا اپنی ذمہ داری پر چناؤ کرتا ہے۔ بڑی اخباروں میں ذیلی شعبوں کے الگ الگ مدیر ہوتے ہیں، جیسے سیاسیات، اقتصادیات، کھیلیں وغیرہ۔ مضمون نگاروں کو اردو زبان میں صحافی کہتے ہیں جو کہ دنیا کے مختلف حصوں سے اپنی روئیدادیں بھجواتے ہیں۔ ان کے ساتھ فوٹوگرافر بھی کام کرتے ہیں۔ کالم نگار اپنی آراء پر مشتمل تحریرات شائع کرواتے ہیں جن میں معاشرے کے کسی بھی مسئلہ پر وہ روشنی ڈالتے ہیں۔

اخباروں کو معلومات فراہم کرنے والے کئی خبروں کے ادارے دنیا میں قائم ہیں۔ ان اداروں میں ماہر صحافی کام کرتے ہیں اور انہی کے ذریعہ ٹی وی اور ریڈیو چینلز بھی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ذیل میں چند ایک کے نام اور ان کے ملک پیش کئے جاتے ہیں۔

Name	Country
American Press Association (APA)	USA
Xinhua	China
ITAR-TASS	Russia
Agence France-Press (AP)	France
Reuters	UK

ایک اخبار کی فروخت سے مراد وہ جملہ تعداد ہے جتنے میں کسی بھی دن وہ تقسیم کی جائے۔ ضروری نہیں کہ اس سے اصل بکنے والی تعداد مقصود ہو، کیونکہ بہت نسخے مفت بانٹے جاتے ہیں جبکہ اس سے بھی زیادہ سرے سے بکتے ہی نہیں۔ مزید برآں کل پڑھنے والوں کی تعداد میں بھی فرق ہوتا ہے کیونکہ ایک نسخہ کو کئی لوگ پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ اس فرق کو ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

2007ء میں دنیا بھر میں 6580 روزنامہ اخباریں جاری تھیں جن کے 395 ملین نسخے بکے۔ گینس ورلڈ ریکارڈز (Guinness World Record's) کے مطابق تقسیم کے لحاظ سے دنیا کی سب سے بڑی اخبار روس کی Turd ہے جس کے 1991ء میں اکیس اشاریہ پانچ ملین (21,500,000) نسخے تیار ہوئے۔ جبکہ اسی ملک کا ہفتہ وار رسالہ Argumenty i Fakty کے 1991ء میں 33,500,00 نسخے چھپے۔ دنیا میں سب سے زیادہ اخباریں چین میں تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی انگریزی اخبار The Times of India ہے جس کی روزانہ تقسیم 3 ملین نسخوں سے کچھ زائد ہے۔

یوکے کی اخبارات میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی مندرجہ ذیل ہیں۔

Name	Readership
The Sun	7.7 million
The Daily Mail	4.7 million
The Daily Mirror	3 million
(+Scottish Edition) Daily Record	(+0.9 million)
Metro	3.2 million
The Daily Telegraph	1.6 million

فوائد اور نقصانات

اس تمہید کے بعد ایک مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے کہ آخر ہمارے معاشرہ میں اخبارات کی کیا اہمیت ہے اور اس کے ذریعہ سے ہماری سماجی زندگی میں کیا کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حریت اشاعت کے آغاز کے بعد (گویہ آزادی بعض ممالک تک محدود ہے) عوام کے معلوماتی معیار میں بہت مثبت اضافہ ہوا ہے۔ معاشرے کا ایک باخبر فرد اپنے فیصلے، جن سے بالآخر ساری قوم متاثر ہوتی ہے، ان حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں کرتا ہے جو اردگرد سے اسے ملتی ہیں۔ وہ مختلف قرائن کا جائزہ لے کر اپنے مستقبل کے بارہ میں غور و فکر کے بعد قدم اٹھاتا ہے۔ لوگوں میں ایک قسم کی بیداری پیدا ہوتی ہے جس کے ذریعہ قومی امداد کا جذبہ ان میں بڑھتا ہے۔ بعض دفعہ کسی اخبار میں ایک ایسی خبر چھپتی ہے جس کے نتیجہ میں تحریکیں جاری ہو جاتی ہیں۔ صومالیہ کے قحط کے بارہ میں مغرب کی اوسطاً امیر عوام کو جب خبر ہوئی تو انہوں نے بے حد مالی امداد کی۔ اس تحریک کے پیچھے ان صحافیوں کا بھی ہاتھ ہے جو ان خطرناک ممالک میں گھس کر ہمارے لئے تفصیلات مہیا کرتے ہیں۔

علم ایک کنجی ہے جس کے درست استعمال سے دنیا و آخرت کی دولتیں نصیب ہوتی ہیں اور اس لحاظ سے انسانیت نے اپنی دنیا کو ظاہری اعتبار سے بہت عروج تک پہنچایا، مگر ظاہر ہے کہ اس انقلاب کے منفی پہلو بھی ہیں جن کی اصلاح بجز آخرت کی تیاری

کے ناممکن ہے۔

علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اخبارات کے ذریعہ ہمیں اپنے خیالات اور اپنی آراء کو آپس میں بانٹنے کا عمدہ موقعہ ہاتھ آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ''اور اخبارات کے ذریعہ تبادلہ خیالات کا بھی موقعہ ملتا ہے''۔

ایک قوم میں رواداری کا احساس اسی وقت بڑھ سکتا ہے جبکہ اس کے افراد ایک دوسرے کی سوچوں اور نظریوں کو سننے کے لئے تیار ہوں یا سننے کا انہیں موقعہ ملے۔ خداتعالیٰ نے انسانی سوچ میں بہت سے مختلف زاویے پیدا کئے ہیں جن کی روشنی میں غور وفکر کرنے سے ہم مختلف مفید نتائج اخذ کرسکتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں واقع ہونے والا اختلاف ایک قسم کی رحمت ہے۔ پس تبادلہ خیالات کے ذریعہ انفرادی سوچ میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور نئے زاویوں سے کسی مسئلہ پر فکر کرنے سے فیصلہ میں مضبوطی پیدا ہوتی۔ مگر یہ صرف اس شرط پر ہے کہ اختلاف رائے کو ذاتی عناد کا جامہ نہ پہنایا جائے۔ افسوس ہے کہ ایسے تبادلہ خیالات کی آزادی ہر ملک میں موجود نہیں۔ فرانس کے غیرحکومتی ادارہ Reporters Without Borders کے مطابق دنیا کی ایک تہائی آبادی ایسے ممالک میں بستی ہے جہاں اشاعت کی آزادی نہیں اور ان میں سے بہت سے مسلمان ممالک بھی شامل ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی فرشتوں کی مثال دے کر بتایا ہے کہ معقول طور پر، صحت نیت کے ساتھ اور ازدیاد علم کی خاطر حکام بالا کے حضور سوال پیش کرنا غیر مناسب نہیں۔

اسی طرح اخبارات کے ذریعہ ہر کسی کو اپنے مؤقف کی تشہیر کرنے اور ایک وسیع حلقہ میں اسے متعارف کروانے کا موقعہ حاصل ہوتا ہے اور یہ بات ہمارے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد موقعوں پر احمدی نوجوانوں کو صحافت پڑھنے کی تلقین کی ہے اور ہمارے سامنے سلسلہ کے بزرگ مربیان کی اعلیٰ مثالیں موجود ہیں کہ کس طرح انہوں نے ملک ملک میں جا کر احمدیت کا پیغام اپنے شائع کردہ رسائل کے ذریعہ پہنچایا۔ جیسا کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے امریکہ میں Muslims Sunrise اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے فلسطین میں البشریٰ جاری کیا۔ بیشک یہ زمانہ قلمی جہاد کا ہے اور جدید دور کے انسان کو قائل کرنے کا ایک بہترین آلہ قلم ہے۔

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

اسی طرح اخبارات کو پڑھنے سے ہر کوئی ذاتی طور پر بھی بہت فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ کسی بھی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے لئے اس کی سیاسی زبان جاننا ضروری ہے، کیونکہ یہ طرز عام بول چال میں کام آتی ہے۔ بس، ٹرین یا جہاز پر سفر کرتے ہوئے اگر کوئی بحث چھڑ جائے تو اکثر اس کا محور دنیا کے حالات ہوتے ہیں۔ اسی طرح ذہن میں وسعت اور جلا پیدا ہوتی ہے اور دنیا کی مشکلات کا مطالعہ کرکے ان کے حل ڈھونڈنے کی طرف فکر پید اہوتی ہے۔ غرض اخبارات کے ذریعہ ایک قوم مجموعی اور انفرادی لحاظ سے بیشمار فائدے حاصل کرسکتی ہے۔

بایں ہمہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس معلومات سے لبریز ایجاد کے ذریعہ کئی نقصانات بھی سامنے آتے ہیں۔ سب سے پہلے یاد رکھنا چاہئے کہ کسی بھی اخبار کی اصل غرض پیسے کمانا ہے اور اس مقصد کو پانے کے لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے صفحے بھریں خواہ ہر قسم کے رطب و یابس کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے غلط بیانی (عمداً یا سہواً) کا احتمال بہت زیادہ ہے۔ مزید برآں یہ بات بھی سوچنے کے لائق ہے کہ خبر کا راوی اگر ایک ہو تو وہ اپنے ہی زاویہ سے اسے بیان کرے گا خواہ وہ کتنا ہی غیر جانبدار ہونے کا دعویٰ کرے۔ عام طور پر صحافی ایک مضمون لکھتا ہے اور ساتھ اس کے ایک تصویر دیتا ہے اور یہی نقشہ پڑھنے والے کے ذہن میں رہتا ہے۔ حالانکہ دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کا باقاعدہ سیاق وسباق ہوتا ہے، نیز ان کا پھیلاؤ اور احاطہ بھی وسیع ہوا کرتا ہے اور یہ ساری باتیں ایک ہی مضمون میں سما نہیں سکتیں۔ پھر بعض اخبارات کا تو برملا کسی سیاسی پارٹی یا نظریہ فکر سے تعلق ہوتا ہے اور اسی کے مؤقف کو وہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ سب باتیں اخبار پڑھتے وقت ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ آجکل اگر کسی بھی اخبار کو کھولا جائے تو اکثر اس کی خبریں مایوس کن ہوں گی۔ ہر روز شائع ہونے والی قتل کی واردات پچھلے دن سے زیادہ بھیانک اور ہلا دینے والی ہوتی ہے۔ جنگ، قحط اور دیگر آفتوں میں مبتلا انسانوں کی تصاویر دیکھ کر اول دل میں غم محسوس ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ تاثر گھٹتا جاتا ہے اور لاابالی پن کا شکار بنا دیتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ دنیا میں بدی کی نسبت نیکی زیادہ ہوتی ہے اور خدا کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ مگر اخبارات میں زیادہ تر بری خبروں کی اشاعت ہوتی ہے۔ بہ نسبت خوش کن کے یا پھر وہ محض کسی عام اطلاعات کے بارہ میں ہوتی ہیں۔ اخبار پڑھنے والا اپنے مطالعہ کے نتیجہ میں شاذ ہی خوشی محسوس کرتا ہے۔ بہتر ہوتا اگر مثبت خبروں پر زیادہ زور ہوتا۔ اس ضمن میں آنحضرت ﷺ کی دو نہایت زریں نصائح ملتی ہیں۔ اول آپؐ نے فرمایا ''کہ جس نے کسی قوم کے بارہ میں کہا کہ وہ ہلاک ہوگئی، تو وہی انہیں ہلاک کرنے والا ہوگا۔'' اس کے بالمقابل فرمایا کہ ''خوشخبریاں دیا کرو اور نفرت نہ دلایا کرو۔'' کیا ہی اچھا ہوتا اگر ان مشکل ادوار میں دنیا اس فرمان پر عمل کرتی، نہ اس لئے کہ تا لوگوں کو جھوٹی خوشی میں مبتلا کریں، بلکہ تا کہ وہ ان امور میں خوشی حاصل کریں جن کا ہماری دنیا پر اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ مثلاً رفاہی کاموں کا پھیلاؤ، نئی ایجادات اور دنیا پر ان کے مفید اثرات، سائنسی، انکشافات، تجارتی روابط میں وسعت بہرحال دیگر مثبت خبروں کو زیادہ جگہ ملنی چاہئے۔ بہ نسبت جنگ، ہڑتال، آفات، جرائم اور بے حیائی سے متعلقہ خبروں کے۔

ایک اور منفی پہلو اخبارات کا یہ ہے کہ اسے پڑھنے والے ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں بشمول عادی مجرم جو ذاتی نفع حاصل کرنے کے لئے قانون توڑنا روا سمجھتے ہیں۔ اب اخبارات میں کوشش کی جاتی ہے کہ معاشرے میں ہونے والے جرائم کی مکمل تفصیل دی جائے، اس خیال کے تحت کے لوگوں کا حق ہے کہ انہیں بھی معلوم ہو کہ آخر معاشرہ میں ہو کیا رہا ہے۔ مگر کیا کوئی پسند کرتا ہے کہ تندرست ہوتے ہوئے ایک کڑوی دوائی کھائے؟ جن خبروں سے عوام کو براہ راست کوئی فائدہ نہیں، بلکہ الٹا نقصان ہوتا ہے تو اس طرح بدطینت لوگ ان خبروں کو پڑھ کر ان جرائم کو پھر عملی جامہ پہناتے ہیں، ان کے چھاپنے میں احتیاط کرنی چاہئے۔ گویا اخبارات کے ذریعہ سے بدی اور اس کے مختلف طریقوں کی بھی اشاعت کی جارہی ہے۔

پھر ایک اور بڑا نقصان افراد قوم اور بالخصوص عمائدین کی دشنام دہی اور تذلیل کا سلسلہ ہے جو ایک فن کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ہمارے ذہنوں میں لیبیا کے صدر کی بھیانک تصویریں اور شرمناک زندگی کے تذکرے تازہ ہیں۔ اسی طرح بسا اوقات اپنے ہی ملک کے حکمرانوں کی تصاویر بگاڑ کر پیش کی جاتی ہیں اور ان کی تدابیر کو نہ صرف تنقید بلکہ تضحیک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دراصل یہ ڈیماکریسی کی ایک خامی ہے کہ قومی اکثریت کی انتخاب شدہ حکومت کی کھلے عام مذمت کی جاتی ہے، جبکہ ملی مفاد اور اتحاد کی خاطر ان کی رائے کی تائید یا کم از کم نیک نیتی پر مبنی اصلاح کی کوشش ہونی چاہئے۔ اسی لئے ایسے ممالک کبھی حقیقی کامیابی حاصل نہیں کرتے، بلکہ آہستہ آہستہ ان کے عیوب سامنے آتے رہتے ہیں جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے۔ بے مہار ڈیماکریسی اتحاد شکن ہوا کرتی ہے۔ درحقیقت کسی بھی نظام کی کامیابی کا دارومدار تقویٰ پر منحصر ہے۔

مذکورہ بالا خیالات محض ذاتی آراء ہیں اور اس لحاظ سے یقیناً محل بحث ہیں۔

جماعت احمدیہ کے تمام اخبارات ورسائل اللہ تعالیٰ کے فضل سے محض حق اور سچ کے فروغ کے لئے ہیں۔ اول تو ان کا تعلق خالص دینی امور سے ہیں۔ تاہم عام دلچسپی کی خاطر دیگر معلومات بھی مختلف ذرائع سے حاصل کرکے شائع کی جاتی ہیں۔ ہمارے اداریے، ہمارے تمام مضامین نہایت احتیاط اور چھان پھٹک کر شائع کئے جاتے ہیں۔ خبروں میں بھی حتی الامکان صحت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

اپنے اخبارات ورسائل کو پڑھنے اور ان کی اشاعت بڑھانے کی ضرورت ہے۔

خورشید شاپنگ سنٹر
پرفیوم، کاسمیٹکس، ہوزری اور انڈر گارمنٹس مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پرپرائیٹر: فضل محمد فاتح: 047-6213001

انگریزی صحافت اور ہندوستان

انگریزی اخبارات کا آغاز برطانیہ سے ہوا۔ 1665ء میں لندن گزٹ کی اشاعت ہوئی جسے اس وقت آکسفورڈ گزٹ کا نام دیا گیا تھا۔ یہ اخبار انگریزی کا پہلا باضابطہ اخبار تھا۔ یہ ہفتے میں 2 دن شائع ہوا کرتا تھا۔

امریکہ کا پہلا انگریزی اخبار بوسٹن سے 1690ء میں شائع ہوا، اس کا صرف ایک ایڈیشن شائع ہوسکا۔ نوآبادیاتی حاکموں نے اسے ضبط کرلیا۔

ہندوستان میں پہلا انگریزی اخبار ایک برطانوی ولیم بولٹس نے کلکتہ سے جاری کیا جس میں اس نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو تنقید کا نشانہ بنایا، لہٰذا بولٹس کو واپس برطانیہ روانہ کردیا گیا۔ 1780ء میں جیمز ہکی نے بنگال گزٹ شائع کیا۔ یہ اخبار ایک فٹ لمبا اور آٹھ انچ چوڑا تھا۔ اس کے صفحات کی تعداد 4 ہوا کرتی تھی۔ ہکی بھی ایسٹ انڈیا کمپنی کے افسران کی بدعنوانیوں کے خلاف تھا جسے بالآخر بند کرادیا گیا۔ 1781ء میں برطانوی حکومت کے حامی اخبار انڈیا گزٹ کی اشاعت کا آغاز ہوا۔

سندھ میں انگریزی صحافت کی طرف نظر کریں تو اندازہ ہوتا ہے کہ سندھ پر جب برطانیہ نے 1834ء میں قبضہ کیا اور جنرل سرچارلس نیپیئر کو 1842ء میں سندھ روانہ کیا گیا تو 1845ء میں سندھ کا پہلا انگریزی اخبار کراچی ایڈورٹائزر شائع ہوا جسے سرچارلس نیپیئر کی مدد اور آشیرواد حاصل تھی۔ یہ اخبار صرف 5 سال تک جاری رہ سکا۔

(ایکسپریس 19/اپریل 2015ء)

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2015-16 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید

الفضل کا مطالعہ، خریداری اور قلمی معاونت کی تلقین

الفضل کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں 14 جولائی 2012ء کو ایوان ناصر میں ایک سیمینار ہوا۔ جس میں مقررین نے الفضل کی تاریخ اور خدمات پر روشنی ڈالی۔ اس مجلس کے صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تھے۔ آپ کا صدارتی خطاب نذر قارئین ہے۔

الحمد للہ کہ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ الفضل کی تاریخ اور خدمات کے متعلق قیمتی تقاریر آپ نے سنیں۔ مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ اس سیمینار کے دو مقاصد تھے۔

1۔ احباب روزانہ الفضل کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس سے علم و حکمت کے قیمتی موتی چنیں۔ اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں۔ تاکہ سب احباب جماعت تک خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کی آواز پہنچے اور پھر سب اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

2۔ الفضل کی اشاعت کی طرف توجہ ہو۔ جو احباب استطاعت رکھتے ہیں اور خریدتے نہیں ان کا فرض ہے کہ الفضل خرید کر پڑھیں۔ اس سے نہ صرف ان کا علم و عرفان بڑھے گا۔ بلکہ الفضل کی مالی پوزیشن بھی بہتر ہوگی۔ دشمن کی ایک خواہش بلکہ دیرینہ تمنا ہے کہ الفضل بند کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے مخالفین ہر قسم کے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ گزشتہ 8، 9 ماہ سے الفضل اقتصادی پابندیوں اور مشکلات کا شکار ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت اس کی طرف توجہ کریں اور کوئی گھر ایسا نہ ہو۔ جہاں الفضل نہ پہنچتا ہو اور کوئی فرد ایسا نہ ہو۔ جو الفضل کا مطالعہ نہ کرتا ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک کم از کم 20 ہزار تک کی ہے۔

اس ضمن میں الفضل کی قلمی معاونت کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ وہ اخبار جو روز آپ کے ہاتھوں میں پہنچتا ہے۔ اس کے پیچھے کتنا معیاری قلمی ذخیرہ ہونا چاہئے۔ وہ آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے تمام صاحب علم و قلم افراد سے اپنے اپنے علم اور شعبہ کے حوالے سے مضمون بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔

آخر پر سیدنا حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد سنا کر اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

''سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع انصار اللہ یو۔کے سے خطاب کرتے ہوئے 4 اکتوبر 2009ء کو فرمایا:۔

میں کچھ اور باتوں کی طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دینی علم کی طرف توجہ اور اس کا حصول حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھنے سے ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ پنگھوڑے سے لے کر لحد یعنی قبر تک علم حاصل کرو اور یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ایک مومن کا فرض ہے۔ اس لئے یہ تو کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میرا علم اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ اب مجھے علم کی ضرورت نہیں۔ غور کرنے پر قرآن کے تو بے انتہا نئے نئے مطالب سمجھ آتے ہیں۔ احادیث میں بھی بعض ایسی غور طلب احادیث ہیں جو بعض اوقات اس کا علم رکھنے والوں کو بھی پوری طرح سمجھ نہیں آتیں اور وہ اس کے لئے پھر اپنے سے بہتر احادیث کا علم رکھنے والوں سے مدد لیتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود کی کتب ہیں۔ ہر مرتبہ پڑھنے پر نئے معانی اور معرفت کے نکات ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ ہم نے کتب کو پڑھ لیا ہے۔ یا قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لیا ہے یا تفسیریں پڑھ لی ہیں یا کچھ احادیث پڑھ لی ہیں اس لئے اب ہم اتنے قابل ہو گئے ہیں کہ اب مزید علم کی ضرورت نہیں۔ علم کو تو بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔ جو اپنے آپ کو اپنے زعم میں بہت بڑا علمی آدمی سمجھتے ہیں ان کی سوچیں بڑی غلط ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے۔ لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پرانی باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعود جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شائد ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے ہیں کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شائد مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آ جایا کرتی ہے۔ (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 546,545)

تو جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو وہ تو پڑھتا رہتا ہے اور بغیر کسی تکبر کے جہاں سے ملے پڑھتا رہتا ہے۔ جو علم رکھتے ہیں انہیں اپنا علم مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جو کم دینی علم رکھتے ہیں اُن کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ پھر یہ علم جہاں ان کی اپنی معرفت بڑھانے کا باعث بنے وہاں ان کے بچوں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والا ہو۔ جب بچے دیکھیں گے کہ گھروں میں دینی کتابیں پڑھی جا رہی ہیں تو اُن میں بھی رجحان پیدا ہو گا۔ اکثر اُن گھروں میں جہاں یہ کتابیں پڑھی جاتی ہیں اُن کے بچے شروع میں ہی چھوٹی عمر میں ہی کتابیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور یہ علم پھر سب سے بڑھ کر دعوت الی اللہ کے میدان میں کام آتا ہے۔'' (الفضل 28 جنوری 2010ء)

دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا

دوستو! الفضل تو مجموعہ انوار ہے
جس جگہ پہنچا اندھیرا دور سارا ہو گیا

حضرتِ احمد کے لے کر جگمگاتے اقتباس
شش جہت میں نور پھیلانے کا تارا ہو گیا

چلچلاتی دھوپ تھی ننگا بدن جلنے لگا
پیرہن بھی مل گیا اور سر پہ سایہ ہو گیا

تشنہ روحوں کو ملے گا شربت وصل و بقا
جو ہوا تھا بند پھر جاری وہ دھارا ہو گیا

جس کا ہر اِک لفظ دلکش اور دلآویز ہے
''دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا''

مٹ گیا ہے خالق و مخلوق میں نقش دوئی
''آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا''

رات لمبی تھی مگر فضل خدا سے کٹ گئی
ظلمتیں جاتی رہیں ہر سُو اجالا ہو گیا

رفتہ رفتہ زخم اکثر مندمل ہونے لگے
اب تو عابدؔ تیرے غم کا بھی مداوا ہو گیا

لئیق احمد عابدؔ

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و کمرشل
زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی
پاکستان و امپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان و جراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

احباب جماعت کی الفضل سے محبت بے پایاں کے چند مناظر

شوق مطالعہ۔توسیع اشاعت کی کوشش۔مضامین پر تبصرہ اور مضطربانہ دعائیں

مرتبہ: عبدالسمیع خان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفضل کی اشاعت کو آج 102 سال پورے ہو گئے ہیں۔اس عرصہ میں الفضل ہر قسم کی مشکلات، تکالیف اور ابتلاؤں سے گزرا ہے مگر خلافت احمدیہ کی راہنمائی، دعاؤں اور احباب جماعت کی محبت سے اس کا سفر جاری ہے۔

زیر نظر مضمون میں احباب جماعت کی الفضل سے محبت کے چند نظارے جمع کئے گئے ہیں جو دوستوں کی مزید محبت اور دعاؤں کے حصول میں مددگار ہوں گے۔

شوق مطالعہ

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب سابق امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں:

الفضل ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ایک دفعہ کی بات ہے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مجھے بتایا کہ ڈاک میں جب بھی الفضل کے پرچے ملتے ہیں تو میں بقیہ ڈاک کو ایک طرف رکھ کر سب سے پہلے الفضل پڑھتا ہوں۔بعد میں سفروں کی وجہ سے الفضل کے خریدار نہ رہے تو جب بھی ہیگ یا امریکہ سے لندن تشریف لاتے تھے اور مجھے اپنے تشریف لانے کی اطلاع دیتے تھے تو ساتھ یہ فرمائش ہوتی تھی کہ الفضل کے سابقہ پرچے ساتھ ایئرپورٹ پر لیتے آؤ۔میں ان کے لئے الفضل کے پرچے محفوظ رکھتا تھا اور ایئرپورٹ پر ہی ان کی خدمت میں پیش کر دیا کرتا تھا۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں:

اخبار الفضل (جس کا) اس کے اجراء کے وقت سے میں خریدار ہوں کیونکہ یہ محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کا جس کا قدیمی ایاز ہوں لگایا ہوا پودا ہے میرا نمبر خریداری 8 ہے۔حالانکہ میں ان دنوں قادیان سے قریباً ایک سو میل دور پٹیالہ میں رہتا تھا۔ (ایاز محمود ص352)

مکرم مسعود احمد دہلوی مرحوم ایڈیٹر الفضل لکھتے ہیں:

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب لیکچرز وغیرہ کے سلسلہ میں اکثر علی گڑھ اور مدارس کی یونیورسٹیوں میں جایا کرتے تھے۔ایک دفعہ آپ علی گڑھ سے لاہور جاتے ہوئے دہلی میں اپنے ایک عزیز غیر احمدی شاگرد جناب ماسٹر محمد نیاز صاحب ایم اے کے ہاں ٹھہرے وہ ہمارے گھر واقع قرول باغ کے نزدیک ہی رہتے تھے۔محترم قاضی صاحب نے اپنے شاگرد رشید سے کہا لاہور سے آئے ہوئے بہت دن ہو گئے ہیں۔الفضل اخبار نہیں دیکھا۔اگر تمہارے اڑوس پڑوس میں کوئی احمدی دوست رہتے ہوں تو ان کے ہاں سے مجھے پچھلے ایک ہفتہ کے الفضل کے پرچے منگوادو۔ انہوں نے کہا تھوڑے فاصلہ پر ایک احمدی بزرگ محمد حسن آسان رہتے ہیں ان کے بعض بیٹے میرے شاگرد ہیں میں ان کے ہاں سے الفضل کے پرچے منگوا دیتا ہوں۔حضرت آسان کا نام سن کر محترم قاضی صاحب بہت خوش ہوئے اور کہا پتہ کر آئیں کہ وہ گھر پر ہیں تو میں ان کے ہاں جا کر ان سے ملاقات بھی کرلوں گا اور پھر الفضل کے پرچے مطالعہ کے لئے لے آؤں گا۔ اس طرح محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پہلی بار ہمارے گھر تشریف لائے۔ (نئی زندگی ص270)

ایک بزرگ سید مبارک علی صاحب لکھتے ہیں:

دو ماہ لندن میں قیام کا موقعہ ملا۔جلسہ سالانہ، صبح شام بیت الفضل میں پیارے آقا کی اقتداء میں نمازیں، بیت الفتوح میں حضور کے خطبے اور جمعہ کی نمازیں دن میں کئی دفعہ چہرہ مبارک کی زیارت۔وقتاً فوقتاً شام کو حاضری۔شادی کی تقاریب اور دوسری تقاریب میں شمولیت کرتے ہوئے دیدار کا موقع۔کیا لطف تھا کیا مزہ تھا۔وطن بھول چکا تھا وطن کی کوئی چیز یاد نہیں آتی تھی سوائے الفضل کے۔جہاں ٹھہرا تھا وہاں الفضل کا انتظام نہیں تھا۔

اب واپس آیا ہوں آتے ہی اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہمہ تن لگ گیا۔آج پہلا جمعہ ہے معمول کی رخصت ہے۔صبح چائے پی کر کچھ تلاوت، بخاری اور روحانی خزائن کا مطالعہ کر کے گزشتہ دنوں کے الفضل پڑھ رہا ہوں۔26 الفضل پڑھ چکا ہوں اور قریباً 28 الفضل کے پرچے بند سامنے پڑے ہیں۔اب جمعہ کا وقت ہو رہا ہے۔شاید اگلے جمعہ ان کی باری آئے۔ (7 ستمبر 2007ء)

محترمہ حاکم بیگم صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود زوجہ محترم خواجہ محمد دین صاحب سیالکوٹی کے متعلق ان کے بیٹے عبدالمنان ناہید لکھتے ہیں:

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں۔ آخری عمر میں جب نظر خراب ہوگئی تو اپنی کسی بہو یا بچہ کو پاس بٹھا کر الفضل سنا کرتی تھیں۔اس خاکسار کی جب کبھی کوئی تازہ نظم الفضل میں شائع ہوتی تو اسے بڑی محبت اور توجہ کے ساتھ سنتیں اور گو زبان سے کچھ نہ کہتیں مگر چہرے کی چمک اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بیٹے کی جس رنگ میں حوصلہ افزائی کرتیں اسے کچھ دل ہی جانتا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 21 ص344)

مکرمہ رضیہ اختر صاحبہ (کوٹ کرم بخش) کی ایک آنکھ کی نظر جوانی میں ہی ضائع ہو گئی تھی اور دوسری آنکھ بھی کافی کمزور تھی۔ اس کے باوجود روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتیں اور الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتیں۔(الفضل 5 جنوری 2011ء)

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ بیان کرتے ہیں:

میں فروری 2015ء میں مربیان کے ایک وفد کے ساتھ سندھ کے دورہ پر تھا۔ایک جماعت میں گئے۔ایک بزرگ سے ملے۔انہیں مرکزی پیغام پہنچایا۔اس کے بعد انہوں نے بچوں سے کہا کہ جو الفضل میں پڑھ رہا تھا وہ مجھے دے دو۔بچوں نے کہا بابا جی آپ وہ اخبار پڑھ چکے ہیں۔انہوں نے کہا نہیں۔آخری 15 سطریں رہتی ہیں۔ چنانچہ ان کو اخبار دیا گیا اور انہوں نے وہ حصہ پڑھ کر اخبار کا مطالعہ مکمل کیا۔

توسیع اشاعت میں معاونت

☆ جناب منشی عبداللہ صاحب ملازم حضرت نواب صاحب مالیر کوٹلہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اپنی دانست میں اخبار الفضل کو کم ازکم ہر ایک احمدی دوست کے ہاتھ میں دیکھنا چاہتا ہو۔آج میں نے ایک احمدی کو اخبار کی خریداری کے متعلق کہا تو انہوں نے بڑی خوشی سے منظور کر لیا۔آپ ان کے نام فی الحال چھ ماہ کی قیمت کا وی پی کر دیں۔

☆ جناب حافظ عبدالمجید صاحب کوہ منصوری سے تحریر فرماتے ہیں۔

الفضل اسم بامسمیٰ ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ قوم کے لئے آب حیات کا حکم رکھتا ہے۔خداوند تعالیٰ اس کے وجود مسعود کو قائم رکھے۔آمین فی الحال خاکسار کی طرف سے 2 احباب کے نام چھ ماہ کے لئے الفضل جاری فرما کر مشکور فرماویں۔

☆ جناب مستری فضل کریم صاحب جالندھری حال مقیم قادیان 1915ء میں لکھتے ہیں۔

کہ اخبار ہفتہ میں دو بار ہو گیا ہے پہلے تین بار شائع ہوتا تھا جس سے میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا مجھ کو اس اخبار سے خاص محبت ہے پہلے بھی میں ایک دوست کے نام اپنے خرچ پر ایک اخبار جاری کرا چکا ہوں۔ لہٰذا اب ایک اور اخبار ایک اور دوست کے نام جاری کراتا ہوں۔

(الفضل 21 نومبر 1915ء ص12)

مکرم عبدالمالک صاحب مرحوم نمائندہ الفضل لاہور لکھتے ہیں:

نومبر 1988ء کی 23 تاریخ اور بدھ کا دن تھا۔ شام ساڑھے تین بجے کا وقت تھا جبکہ الفضل کے ایک کارکن خاکسار کے پاس تشریف لائے۔انہوں نے پہلے تو یہ خوشخبری سنائی کہ الفضل خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 4 سالہ پابندی کے بعد جاری ہو رہا ہے۔عدالت سے اجازت مل چکی ہے اور پرچہ چند دنوں میں شائع ہو جائے گا۔ساتھ ہی انہوں نے خاکسار کو یہ کہا کہ بطور نمائندہ الفضل احباب جماعت سے رابطہ قائم کر کے پہلے پرچے کے لئے اشتہار حاصل کرو۔اس وقت خیال تھا کہ پرچہ 26 نومبر کو شائع ہوگا۔اس لحاظ سے صرف اسی دن کی رات بلکہ شام تھی جو میرے پاس تھی۔

ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ میرے کمرے میں موجود ایک صاحب مکرم حمید احمد صاحب لائکپوری آف لندن حال ربوہ نے گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ کیا میں بھی کوئی مبارکباد کا اشتہار دے سکتا ہوں میں نے عرض کیا فوراً دیں۔انہوں نے اسی وقت جیب سے 300 روپے نکالے اور میرے ہاتھ پر رکھ دیئے۔یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا۔

پھر تو موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ دوسرا قطرہ اسی کمرے میں بیٹھے ہوئے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب مینیجر شاہنواز میڈیکل سٹورز تھے۔اس کے بعد خاکسار نے الفضل کے کارکن کو ساتھ لیا۔بازاروں کے چکر لگانے شروع کر دیئے۔ پھر ٹیلیفون پکڑ لیا اور رات 10,9 بجے تک جس شخص سے بھی رابطہ کیا اور اسے الفضل کے جاری ہونے کی مبارکباد دی اس نے بے اختیار ہو کر کہا کہ میرا بھی اشہار دے دیں غرضیکہ اس رات اور اگلے دن کے چند گھنٹوں میں اشتہارات کا ڈھیر لگ گیا۔

میں نے سوچا کہ ابھی تک کوئی پیمانہ ایسا ایجاد نہیں ہوا جس سے احباب جماعت کی اس بے ساختہ محبت کا اندازہ لگایا جاسکے جو انہیں الفضل کے جاری ہونے پر ہوئی۔ بعض لوگ جن کو پتہ چلا ان کی آنکھوں میں فرط جذبات سے آنسو آگئے۔فوری تاثر یہی ہوتا تھا کہ احباب بے اختیار ہو کر بغل گیر ہو جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد میں ان کی زبانیں رواں ہو جاتی تھیں۔

اگرچہ وقت قلیل تھا اور پرچہ فوری شائع کرنا تھا اس لئے جلدی میں کئی لوگوں سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ جنہوں نے بعد میں گلہ بھی کیا۔

(الفضل 18 جنوری 1989ء)

سیدنا طاہر نمبر پر تبصرہ

الفضل نے 2003ء میں سیدنا طاہر نمبر شائع کیا تھا جس کے متعلق کچھ خطوط مضامین کے انبار سے ملے ہیں۔ان کی چند سطر پیش خدمت ہیں۔

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں:

الفضل سیدنا طاہر نمبر دیکھنے کا موقع ملا۔ماشاءاللہ بہت جامع، مبسوط اور ایمان افروز نمبر ہے۔ معلومات سے پُر اور حضور انور کی دلربا شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو خوب اجاگر کرنے والا ہے۔

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب فیصل آباد لکھتے ہیں:

اس وقت الفضل کا سیدنا طاہر نمبر زیر نظر ہے۔ شمارہ خوبیوں کا مرقع ہے۔ٹائٹل پیج کی تصویر اور شعر حقیقت کا رنگ و آہنگ رکھتے ہیں۔ دیگر تصاویر

تاریخی اور نادر ہیں۔ مضامین کا اسلوب بیان ۔مواد اور حسن ترتیب نے سیرت کے موضوع اور عناوین کو آئینہ حق نما بنا دیا ہے ۔سب ہی سیرت کی منہ بولتی تصویر ہیں اور اہل قلم کے عشق و محبت کی داستان ہیں۔ منظومات کا اپنا ایک منفرد انداز ہے ۔جو شعراء کی قلبی کیفیات کا عکس صافی ہے ۔خط کی تنگی داماں انتخاب اشعار میں سد راہ ہے ۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تصویر اور حضرت مسیح موعود کا الہام اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں ایک ایمان افروز تصویری حقیقت ہے ۔خلاصہ کلام یہ کہ سیدنا طاہر نمبر تاریخ احمدیت میں ایک خوبصورت، دلکش، جاذب نظر وفکر، گرانقدر علمی دستاویز اور گنجینہ حقائق کے رنگ میں اضافہ ہے ۔

☆مکرم عبدالمجید زاہد صاحب کنری میرپورخاص سے لکھتے ہیں:

سیدنا طاہر نمبر شائع کر کے الفضل نے ہم پر بے حد احسان کیا ہے ۔آپ نے واقعتاً ہمارے پیارے محبوب امام کی یادوں کو تحریری طور پر زندہ کر دیا ۔یہ خصوصی ایڈیشن علم کا خزانہ ہے ۔ہر مضمون بہت ہی دلچسپ اور علمی ہے ۔آپ نے ہمارے پیارے محبوب امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے حالات زندگی خلافت سے قبل اور خلافت کے دوران کے حالات بہت ہی خوبصورت انداز سے تحریر کئے ہیں۔ خاص طور پر حضور کی تصویریں بہت ہی خوبصورت تھیں۔

افریقہ نمبر 2004ء

محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ لاہور الفضل کے دورہ افریقہ نمبر 2004ء کے متعلق لکھتی ہیں:

ماشاء اللہ بھرپور ابتداء سے اب تک افریقہ کا تاریخی ریکارڈ بڑی محنت سے جمع کیا گیا ہے ۔مختلف عنوانات کے تحت یقیناً یہ ہمارے لئے اور ہماری آنے والی نسلوں کے لئے معلومات اور ایمان سے بھرپور ہے ۔کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہا۔ ہر ممکنہ موضوع لے کر ایمان افروز حالات اور اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں۔ پہلے مربیان کی جاں سوزی اور قربانیاں ہمارے نئے واقفین زندگی کے لئے سنگ میل ثابت ہوں گی۔

حضور کے دورے کی رپورٹوں کے الفضل کے تراشے میں نے جمع کئے ہوئے تھے وہ بھی اس میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ غرض ہر لحاظ سے ایک مکمل تاریخی دستاویز یہ الفضل کا نمبر بن گیا ہے ۔تصاویر بھی خوب ہیں اور الفضل کے قارئین کے لئے حضور کی تازہ تصویر دلوں کی سکینت کا باعث بن رہی ہے ہر ایک ہی فریم کروائے گا بلکہ ہماری چھاؤنی میں ایک فریم والے کی دکان ہے ۔جب سعید صاحب نے **پچھلے الفضل کے نمبر سے تصویر لے کر فریم کرنے کے لئے بیٹے کو دی تو دکان والے نے بتایا کہ اب تک میں یہ 95 تصویریں فریم کر چکا ہوں۔**

میری بیٹیاں اور نواسیاں نواسے سب ہی الفضل کے دفتر کے تمام شعبے دیکھ کر آئے ۔بڑوں کے لئے یہ دورہ بہت معلومات افزاء رہا۔ جبکہ بستان وقف نو والے نواسے اور حضور کی چلڈرن کلاس کے نواسوں کے لئے ربوہ کی سیریں دفتر الفضل کی معلومات بھی تقریر کا حصہ بنیں گی۔

صدسالہ جوبلی نمبر

☆مکرم نصیر احمد شریف صاحب معلم سلسلہ لکھتے ہیں:

الفضل کا صد سالہ نمبر نظروں سے گزرا۔ نہایت ہی دیدہ زیب دلچسپ پیرایہ میں تھا۔ گزشتہ پوری صدی کو کافی حد تک کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ کوزے میں بند کیا گیا ہے ۔

چھوٹے چھوٹے مضامین میں صدی کے تمام خاص خاص واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے اور ایک خوبصورت ضخیم دستاویز جماعتی تاریخ کا حصہ بن گئی۔

یہ ایک حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا تقریباً ربع صدی الفضل نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہومیوپیتھی کلاسوں کے ذریعہ ہومیوپیتھی کی ترقی و ترویج میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اس عظیم خدمت جسے الفضل نے اپنے صفحات کی زینت بنایا ہوا تھا۔ اس بارہ میں خاکسار نے ایک تفصیلی مضمون لکھا ہے (یہ مضمون بھی شائع ہو چکا ہے)

یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ آئندہ جب بھی کوئی لکھاری ہومیوپیتھک پر قلم اٹھائے گا تو اسے بہرحال الفضل کی ورق گردانی کرنا ہوگی الفضل کے صفحات کو کھنگالنا ہوگا۔ تب اس کا مضمون مکمل ہوگا۔

☆مکرم حمید اللہ ظفر صاحب سیکرٹری تحریک جدید جرمنی لکھتے ہیں:

روحانی علوم کا خزینہ صد سالہ سوونیئر الفضل آپ نے بھجوایا تھا اب گھڑی کی سوئیاں چلتی چلی جاتی ہیں وقت سے بے نیاز اس کے مطالعہ میں مصروف ہوں۔

☆محترمہ امۃ الشافی سیال صاحبہ مرحومہ نے قصور سے لکھا:

صد سالہ الفضل نمبر پڑھا بہت اچھا لگا۔ آپ نے بڑی محنت کی ہے ۔اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم سے نوازے ۔حقیقت جانئے روح کو بڑی تسلی و خوشی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے ۔اس بات کا افسوس ہے کہ مجھے پہلے کیوں پتہ نہ چلا کہ صد سالہ نمبر کی تیاری ہو رہی ہے ورنہ خاکسار بھی کچھ نہ کچھ تحریر ضرور کرتی۔ دراصل الفضل باقاعدگی سے نہیں آتے ورنہ اس سیرۃ النبی نمبر کا اعلان ضرور نظر سے گزرتا۔

متفرق مضامین پر تبصرہ

☆خالد محمود فہیم صاحب معلم وقف جدید مانگا تحریر کرتے ہیں:

کئی سال قبل میں نے جماعتی لٹریچر میں مختصر پڑھا تھا کہ جماعت کے دو ہوائی جہاز تھے کئی بزرگان سے پوچھا تو کسی نے نہ بتایا۔ بلکہ بعض نے معذرت کی کہ علم نہیں۔ کل شام اکٹھے دو الفضل ملے جن میں اس واقعہ کی تفصیل تھی۔ نمازیں ادا کیں پھر بجلی نہ تھی آنے پر رات گئے تک دونوں قسطیں پڑھ کر سویا۔ سید محمد احمد صاحب کا بھی شکریہ کہ انہوں نے اتنی تفصیل اپنی یادداشت سے لکھی۔

☆مکرم مظفر ملک صاحب ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر انفارمیشن اینڈ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ آف نیویارک امریکہ لکھتے ہیں:

میں الفضل میں 16 نومبر 2011ء میں چھپنے والے ایک آرٹیکل کے بارے میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اور آپ کی ٹیم الفضل کی بہتری کے لئے پوری دنیا میں بہت کوشش کر رہی ہے اور یہ کوشش نظر بھی آتی ہے ۔

یہ آرٹیکل ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے لکھا۔ ہم ان کی اس کوشش کو سراہتے ہیں اور یہ آرٹیکل ان لوگوں کے لئے جو باہر سے آتے ہیں چاہے وہ Visitor ہوں، طالبعلم ہوں یا ویزا کے حصول والے ہوں کے لئے ممد و مددگار ہے ۔یہ آرٹیکل جو بیرونی ممالک کی حقیقتیں اور ویزہ کے حصول کا ماحول، مذہب جیسی جو مشکلات ہیں ان سب کا بہت سادہ زبان میں بیان ہے ۔قریشی صاحب کی ساری معلومات حقیقت کا رنگ رکھتی ہیں۔ یہ آرٹیکل ان لوگوں کے لئے جو کسی نئے ملک میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کو پہلے سے ہی نئے ملک کے حالات وغیرہ سے آگاہی میں مدد فراہم کرتا ہے ۔دعا ہے کہ الفضل وقت کے ساتھ ساتھ اور ترقی کرے۔

☆مکرم مبشر احمد ملک صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:

29 دسمبر 2011ء کے روزنامہ الفضل میں ذیابیطس پر کنٹرول ممکن ہے کے بارے میں آپ کے مضمون پر مبارکباد اس لحاظ سے دے رہا ہوں۔ اس قسم کے مضمون کی معلومات سے کتنے احباب کو فائدہ ہوتا ہے ۔

دعوت الی اللہ کے لئے بھی فائدہ ہے ۔میں نے ایک غیر از جماعت دوست کو فوٹو کاپی دی۔ شکریہ کا پیغام آیا۔ آپ کے بارے میں اور روزنامہ الفضل کے بارے میں پوچھا۔ الفضل کا نام آج تک نہیں سنا تھا۔ تفصیل بتانے پر الفضل پرچہ پڑھنے کے لئے مانگا۔

☆جناب پرویز پروازی صاحب نے 10 دسمبر 2011ء کے الفضل میں عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم پڑھ کر لکھا:

آج کے الفضل میں آپ کی غزل پڑھی لطف آ گیا نہایت استادانہ کلام ہے ۔الـلھم زد فزد۔ احمدیہ علم کلام کی بھرپور غزل۔ میں نے بہت دوستوں کو فون کر کر کے سنائی۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ اس شعر نے تو بہت دیر تک بیتاب کئے رکھا۔

بستیاں یونہی تو تاراج نہیں ہوا کرتی ہیں
ایک آواز سی آتی ہے کہیں سے پہلے

اے کاش ہماری قوم اس آواز پر کان دھرے۔

☆مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب ایم ڈی امریکہ سے لکھتے ہیں:

سیرۃ النبیؐ نمبر

جرمنی سے مکرم محمد الیاس منیر صاحب لکھتے ہیں۔

روزنامہ الفضل کا صحافتی سفر بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے ،اللہ تعالیٰ اس نہر کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے اور اس کے ذریعہ علم و عرفان کے فیضان سے ہم سیراب ہوتے رہیں۔ آمین۔

آج اور ابھی برادرم مکرم عرفان خان صاحب دہلوی کی معرفت آپ کے زیر ادارت شائع شدہ سیرت النبیؐ نمبر 2014ء دیکھنے کا موقع ملا، الحمدللہ کہ نہایت درجہ محنت کے ساتھ اسے مرتب کرنے کی آپ کو توفیق و سعادت ملی جو مجسم درود ہے ۔سیرت النبیؐ کے تقریباً ہر اہم پہلو کو سمیٹا گیا ہے اور ایک شاندار خوبصورت و خوشبودار گلدستہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے ۔اس موقع پر خاکسار کی طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں اور میرے یہ جذبات اور دعائیں جملہ ارکان عملہ الفضل تک بھی پہنچا دیں، شکریہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت حقہ کے ٹھنڈے اور گھنے سایہ تلے سیرت النبیؐ کو اپنانے اور اس کی اشاعت کا سفر جاری رکھنے کی توفیق سے نوازے رکھے اور اس عظیم مضمون سے وابستگی اور اس کی برکات اور اس کے ثمرات نصیب ہوں، آمین۔

آخر میں اپنے لئے دعا کی درخواست کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے اہل و عیال کو اپنے فضل سے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

محترم نذیر احمد خادم صاحب ایک تفصیلی خط میں لکھتے ہیں۔

اس مبارک خصوصی نمبر کے سرورق پر خیر الوریٰ ﷺ کے روضۂ اطہر، بیت اللہ کی انتہائی خوبصورت تصاویر کے علاوہ مسجد نبویؐ کے اندرونی و بیرونی مناظر کی کمال دلکشی سے عکاسی کی گئی ہے ۔سرورق کی ان نصف درجن روح پرور تصاویر کے علاوہ اندرونی صفحات پر حرمین شریفین کے مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ کی چودہ تصاویر اپنی تجلیات و جلوہ آرائی کے ساتھ قارئین کے قلب و روح میں عجیب عشق انگیز تاثرات پیدا کر رہی ہیں۔ آنحضور ﷺ کے خصائل و شمائل، اوصاف حمیدہ، سیرت طیبہ پر چالیس کے قریب مختلف اور متنوع پہلوؤں اور گوشوں پر جامع اور بصیرت افروز مضامین و مقالات ہیں۔ جن میں سیدی حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ الودود کا مبارک نذرانہ عقیدت بھی ہے جو جملہ مضامین کا سرتاج ہے ۔اس مبارک نمبر کو پڑھتے ہوئے بے اختیار زبان پر درود شریف جاری ہو جاتا ہے اور روح وجد میں آ جاتی ہے ۔آپ نے اس بابرکت اشاعت میں رسول اللہ کا نسب نامہ نقشہ بلاد النبی ''امہات المومنینؓ کا گوشوارہ'' جیسے انمول تحفے بھی نذر قارئین کئے ہیں۔ اس مرقع حسن و جمال نبی اکرمؐ، سیرت النبی ﷺ کے اس انسائیکلوپیڈیا کی اشاعت پر خاکسار بے شمار دعاؤں کے ساتھ آپ کی خدمت میں مبارک سو مبارک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے ۔

☆..........☆..........☆

میں پہلی بار آپ کولکھ رہا ہوں۔ الفضل کے تمام مضامین بہت اچھے ہوتے ہیں۔ میں 12/اپریل 2012ء کو چھپنے والے مضمون کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔

☆مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ سرینام 9 جولائی 2014ء کے خط میں لکھتے ہیں:

آج کے الفضل میں محترم لطف الرحمٰن محمود صاحب کا مضمون ’’صوم رمضان کا امتیازی فلسفہ‘‘ پڑھنے کی توفیق ملی۔ سبحان اللہ! بہت ہی خوبصورت، پُرحکمت مدلل اور گہرا مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے قلم اور علم میں برکت دے۔ یہاں کے مقامی وقت کے حساب سے روزنامہ الفضل صبح سات سے آٹھ بجے کے درمیان نیٹ پر اپ لوڈ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دن کا آغاز اسی پیارے سچے اور سچے اخبار کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

یہ الفضل اخبار ہی کی خوبی ہے جو اپنے صفحات پر حکمت کے موتی بکھیرتا ہے، پاکیزہ اور پُرحکمت باتیں اور معلومات اپنے قارئین تک پہنچاتا ہے۔ مولا کریم پاکیزہ روایات کے امین اس اخبار کا حامی وناصر ہو۔

پاک تبدیلیاں

مکرم خواجہ معین الدین صاحب صدر محلّہ دارالسعۃ قادیان لکھتے ہیں:

میرے ایک بزرگ جو کہ بہت غریب آدمی ہیں۔ بعض مشکلات کی وجہ سے پچھلے دنوں سلسلہ کے ساتھ ان کے تعلقات بہت کم ہوگئے۔ حتیٰ کہ چندوں میں حصہ لینے سے بھی محروم ہوگئے ہیں۔ میں نے علاوہ خط وکتابت کئی اور ذرائع بھی اختیار کئے۔ لیکن بیکار ثابت ہوئے۔ بالآخر کوئی ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا کہ ان کے نام اخبار الفضل جاری کرادیا۔ اس کے جاری ہوتے ہی ایک غیر معمولی تغیر ان کے اندر پیدا ہوا۔ باوجود غربت کے اس قلیل عرصہ میں پچاس کے قریب مختلف مدات میں چندہ بھجوا چکے ہیں اور سلسلہ کی مشکلات پر ایک درد محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ یا تو وہ خود سلسلہ کے ساتھ تعلقات کم کرتے چلے جارہے تھے۔ یا اب دعوت الی اللہ کا اس قدر جوش پیدا ہوچکا ہے کہ انہوں نے پچھلے دنوں مجھے ایک خط لکھا کہ اگر کوئی مربی بھجوایا جائے تو میں اس کے ضروری اخراجات اپنی جائیداد فروخت کر کے ادا کرتا رہوں گا اور اپنا رہائشی مکان اور باغ سلسلہ کے لئے وقف کردوں گا۔ پس یہ غیر معمولی تغیر اور خلاف توقع تبدیلی محض سلسلہ کے آرگن کے مطالعہ سے پیدا ہوئی۔

(الفضل 15/اپریل 1938ء)

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب لکھتے ہیں:

ایک نوجوان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا درس قرآن روزنامہ الفضل میں پڑھا اور اس سلسلہ میں کہنے لگا۔ میں تو حضور کا درس قرآن پڑھ کر حیران رہ گیا ہوں پہلے تو کبھی کبھار الفضل سرسری نظر سے پڑھنے کا موقعہ ملتا تھا۔ میرے والد صاحب بیمار ہوگئے اور کچھ دن فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ وہاں مجھے ان کی عیادت کا موقع ملا اور میرے پاس مطالعہ کا بھی خاصا وقت تھا۔ چنانچہ میں نے الفضل کے پرچے بھی مطالعہ کئے۔ حضور انور کا درس قرآن بڑی گہرائی سے پڑھنے کا موقع ملا۔ میں تو حیران رہ گیا ہوں اتنی پیاری باتیں حضور نے اس میں بیان فرمائی ہوئی ہیں۔ مجھے تو اپنی زندگی پر بہت افسوس ہوا کہ میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی ہے۔ چنانچہ اس دن میں نے تہیہ کیا کہ میں اب اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کروں گا اور ساری زندگی جماعت کی خدمت میں گزاروں گا۔ چنانچہ یہ نوجوان پہلے سے زیادہ دینی کاموں میں دلچسپی لے رہا ہے اور آجکل ایک جماعتی خدمت بھی سرانجام دے رہا ہے۔

خدام الاحمدیہ کی ایک میٹنگ میں ایک ایسا نوجوان بھی بڑے ذوق اور شوق سے شامل تھا اور پوری جماعتی روایات اور آداب کے ساتھ ہمہ تن مصروف تھا۔ جو عام زندگی میں اتنا مخلص دکھائی نہیں دیتا تھا۔ میں نے پسندیدگی اور حیرت کا اظہار کیا تو وہ یوں گویا ہوا جناب آپ نے الفضل کا سالانہ نمبر پڑھا ہے جس میں آنحضور ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے محبت بھرے تذکرے ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو کہنے لگا۔

اپنے محلے کے تمام خدام کو وہ سالانہ نمبر ضرور پڑھائیں پھر دیکھیں کتنی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(الفضل 17 مئی 2000ء)

مستوج (چترال) سے ایک احمدی میاں محمد ابراہیم صاحب سب پوسٹ ماسٹر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ 25 مارچ 1936ء کا الفضل جس میں مخلصین جماعت سے سات ہفتہ تک ہر پیر کو روزہ رکھنے اور 30 مارچ کو پہلا روزہ رکھنے کا مطالبہ درج تھا۔ ان کے پاس 2/اپریل کو پہنچتا تھا۔ لیکن چترال میں ایک ہندو بابو صاحب نے جب الفضل پڑھا تو انہوں نے فوراً ٹیلیفون پر انہیں مستوج میں اطلاع بھجوائی۔ الفضل میں یہ اعلان شائع ہوا ہے اور چونکہ اخبار آپ کو 30 مارچ کے بعد پہنچے گا اس لئے میں بذریعہ فون آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ 30 مارچ کو ضرور پہلا روزہ رکھیں۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ احمدی دوست روزہ رکھ کر تمام جماعت کے ساتھ پہلے روزہ کے ثواب میں شریک ہوگئے۔

(الفضل 17/اپریل 1936ء ص2)

☆مکرم محمد اسلام بھٹی صاحب ریٹائرڈ جج لکھتے ہیں:

ایک مختصر سی مگر بہت معنی خیز بات ڈپٹی سیکرٹری کے دور کی یاد آرہی ہے۔ میں اخبار الفضل باقاعدگی سے لیا کرتا تھا۔ مرید احمد نامی ایک احمدی دوست اخبار لایا کرتے تھے اور اگر میں دفتر میں موجود نہ بھی ہوتا تو اخبار میز پر چھوڑ جایا کرتے تھے۔ میرے اکثر ملاقاتی اخبار اٹھا کر پڑھنا شروع کردیتے تھے۔ ایک بار میں کسی میٹنگ کے سلسلہ میں گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو دیکھا کہ چوہدری محمد صدیق کمیانہ صاحب جو لاء کالج میں میرے کلاس فیلو تھے اور اس زمانہ میں ریونیو سائیڈ کے بہت ماہر وکیل تھے کمرے میں بیٹھے تھے، اخبار ان کے ہاتھ میں تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اخبار فوراً رکھ دیا اور فرمانے لگے یہ اخبار اس طرح میز پر نہ رکھا کریں۔ اس کے مطالعہ سے لگتا ہے کہ اس میں لکھی ہوئی ہر بات سچی اور معقول ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ مسکرادیئے اور میں بھی۔ (عدالت عالیہ تک کا سفر ص207)

حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو 1924ء میں افغانستان میں شہید کردیا گیا۔ یہ خبر الفضل میں پڑھ کر ایک سنی مسلمان محمد سعید صاحب نے ناگپور سے امیر صاحب کوئٹہ کے نام لکھا۔

مکرمی جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ

السلام علیکم

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کے سنگسار ہونے سے دل کو صدمہ ہوا ہے کہ افغانستان میں ایک باشرع آدمی کو ناحق قتل کیا گیا۔ مجھے ان سے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ ان کے رشتہ داروں کو خدا تعالیٰ صبر عنایت کرے۔ گو میں سنی ہوں لیکن آپ کی اخبار الفضل میرے پاس آتی ہے۔ میں اس کو دل لگا کر پڑھتا ہوں میں خوش ہوں کہ تمام دنیا میں آپ صاحبان (دینی) خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کا دعا گو محمد سعید۔ صدر بازار ناگپور۔ (الفضل 4 نومبر 1924ء ص2)

☆میانوالی سے ایک تعلیم یافتہ غیر از جماعت خاتون نے ایڈیٹر الفضل کے نام لکھا:

گو اس وقت تک میں نے بیعت نہیں کی مگر بفضل رحمٰن میرے خیالات جماعت احمدیہ کے متعلق بہت اچھے ہیں۔ دیگر اخبارات جو کہ جماعت احمدیہ کے سخت مخالف ہیں ان کے مطالعہ سے اخبار الفضل کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ لہٰذا اخبار الفضل کا مطالعہ متواتر کئی ماہ سے کررہی ہوں۔ میں حلفیہ کہتی ہوں کہ اخبار الفضل کے مضامین مدلل اور پُرتاثیر ہوتے ہیں جو کہ مقناطیس کی طرح دل کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

خاص کر حضرت (خلیفۃ المسیح) کا خطبہ جمعہ اس قدر پُرلطف اور پُرمعارف ہوتا ہے کہ باوجود کافی طویل ہونے کے خواہش ہوتی ہے کہ کاش کچھ اور فرمایا ہوتا۔ لہٰذا ہر خطبہ بار بار پڑھتی ہوں اور کوشش ہوتی ہے کہ خطبہ کے خاص خاص مقامات جو میرے دل پر غیر معمولی اثر ڈالتے ہیں ازبر کرلوں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 2 دسمبر 1938ء جو کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی بدزبانی کے متعلق ہے پڑھ چکی ہوں............

حضرت...... کا حوصلہ ہی آپ کی صداقت کی معجز نما دلیل ہے۔ تحریک جدید سال پنجم میں ایک روپیہ ارسال ہے۔ حضرت اقدس...... کی خدمت میں عاجزہ کی طرف سے پیش کردیں اور میرے لئے دعا کرائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق بخشے۔

راقمہ خ۔ب۔ از میانوالی

(الفضل 27 دسمبر 1938ء)

☆مکرم جمیل اصغر صاحب چین سے لکھتے ہیں:

میں سنٹرل ساؤتھ یونیورسٹی چائنہ کا طالبعلم ہوں۔ میں نے اپنی گریجوایشن کراچی سے کی ہے اور میری NED یونیورسٹی IT کے شعبہ میں جاب ہے۔

گریجوایشن کے دوران میری دوستی ایک احمدی طالبعلم سے رہی۔ ابھی تک وہ میرے رابطے میں ہے اور میں نے کئی احمدی کتب بھی پڑھی ہیں اور میں جماعتی ویب سائٹ اور الفضل کا مطالعہ بھی کرتا ہوں۔

1۔ چائنہ میں اگر میں بیعت کرنا چاہوں تو اس کا کیا طریق ہے؟

2۔ مجھے خلیفۃ المسیح الخامس کا ایڈریس چاہئے کیونکہ ان کی والدہ کی تعزیت کرنی ہے جو 3 ماہ قبل وفات پاگئیں اور اپنی ذہنی پریشانی کے ختم ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

مجھے امید ہے کہ آپ میری مدد کریں گے۔

(13/اکتوبر 2011ء)

عمومی حوصلہ افزائی

☆مکرم رانا مبارک احمد صاحب لندن سے لکھتے ہیں:۔

آپ کے اور الفضل اخبار کے بغیر اداس رہتا ہوں۔ گو انٹرنیٹ پر روزانہ ہی پڑھ لیتا ہوں لیکن پاکستان میں الفضل اخبار کا مزہ ہی اور تھا۔ نماز کے بعد ناشتہ پر الفضل اخبار مل جاتا تھا۔ روحانی مائدہ مل جاتا تھا اور ایک سکون مل جاتا تھا بہرحال خدا کا شکر عظیم ہے۔ خاکسار 1964ء سے 2013ء تک الفضل کی خدمت کرتا آرہا تھا۔ اب اس عظیم نعمت سے محروم ہوں۔ صرف الفضل کے لئے اور آپ سب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ اب انٹرنیٹ پر پڑھتا ہوں۔

☆مکرم ناصر جمال صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں:

الفضل اخبار روز بروز نکھرتا جارہا ہے ایک ایسا درخت جس پر ہر رنگ کے خوبصورت پرندے چہچہا رہے ہیں۔ پڑھنے والا ضرور اخبار کو پڑھے بغیر نہیں چھوڑتا ایسا دلچسپ اخبار آپ نے بنادیا ہے کہ کوئی الفاظ قلم سے ادا نہیں ہورہے۔ خدا آپ کی قلم میں طاقت دے۔ شکریہ اور دعا

☆مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی لکھتے ہیں:

الفضل اخبار تو ہماری زندگی کا ایک حصہ ہے۔ جب تک اس کا مطالعہ نہ ہو ذہنی سکون نہیں ملتا۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات کی تفصیلی رپورٹ پڑھتے پڑھتے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم بھی اس وفد کے ساتھ ہی ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے شائع ہونے والے تربیتی مضامین کے علاوہ مختلف جماعتی وملکی خبروں نیز دلچسپ خبروں اور طبی خبروں پر مشتمل یہ 8 صفحات کی اخبار کی ہر سطر پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

باقی صفحہ 11 پر

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب

الفضل کے ابتدائی خدمت گار اور طویل قلمی خدمات بجا لانے والے

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

پیدائش و نام

آپ 25 مارچ 1881ء مطابق 25 ربیع الثانی 1298ھ کو موضع گولیکی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ والد محترم مولوی امام الدین صاحب نے بچے کا نام ظہور الدین رکھا۔

تعلیم

آپ نے گھر پر قرآن واحادیث اور دیگر عربی و فارسی کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ 1895ء میں مڈل فارسی ورنیکر کا امتحان کنجاہ سے پاس کیا۔

1896ء، 1897ء میں آپ مشن ہائی سکول گجرات کی جونیئر سپیشل کلاس میں داخل ہوئے اور روزانہ 7 میل کا فاصلہ طے کر کے گجرات سکول پڑھنے جایا کرتے تھے۔

بیعت

آپ کو انٹرنس کی تعلیم کے لئے مولوی فیض اللہ صاحب امرتسری کے پاس بھجوایا گیا۔ جہاں سے آپ دستی بیعت کے لئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت سے مشرف ہوئے اس وقت آپ کی عمر 16 سال تھی۔ آپ کی بیعت اور حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل ہونے کے متعلق مؤرخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب لکھتے ہیں۔

”اس سال (1897ء) جو بزرگ جماعت احمدیہ سے منسلک ہو کر حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل ہوئے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ (1) حضرت مولانا شیر علی صاحب (2) حضرت مولانا غلام نبی صاحب مصری (3) حضرت حافظ رسول صاحب وزیر آبادی (4) مولوی محمد فضل صاحب چنگوی (5) حضرت چوہدری نظام الدین صاحب (6) حضرت منشی کرم علی صاحب کاتب (7) جناب مولوی محمد علی صاحب (8) حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (9) حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 481)

ملازمت

امرتسر سے آپ کو بسٹر فیروز پور میں داروغہ عبدالحمید صاحب کے پاس بھجا گیا پھر آپ نے جہلم میں کرتی سنگھ جج کی عدالت میں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ اور چند روز خوجیانوالہ ضلع گجرات میں امدادی مکتب میں بھی کام کیا۔

حضرت مسیح موعود سے سلسلہ ملاقات

1902ء میں آپ نے اکثر قادیان آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ چونکہ باقاعدہ ملازمت کا کوئی انتظام نہ تھا لہٰذا آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ماتحت اخبار ”البدر“ میں کام کرتے رہے۔ تاہم آزاد تھے کبھی گاؤں چلے جاتے کبھی ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتے۔ اس ضمن میں آپ کے بڑے صاحبزادے عبدالرحمٰن جنید ہاشمی صاحب فرماتے ہیں۔

1904ء ماہ ستمبر میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب نے لنگے والوں کے ساتھ لاہور جا کر حضرت مسیح موعود سے مسائل دریافت کئے یہیں پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کو قادیان ہجرت کر کے آنے کی تاکید فرمائی۔ ......1906ء کے جلسہ سالانہ پر ترک وطن کر کے قادیان میں آ گئے۔

جنوری 1907ء میں حضرت مسیح موعود نماز کے بعد بیت مبارک میں تھے تو آپ نے وہ نظم حضرت صاحب کی خدمت میں پڑھ کر سنائی جو قبل از نماز آپ نے فی البدیہہ کہی تھی جس کے ایک دو شعر یہ ہیں۔

آتشِ فرقت محبوب نے جب گرمایا
جذبۂ شوق زیارت مجھے پھر لے آیا
پھوٹے وہ آنکھ نہ جس میں ہو ترا شوق دید
ٹوٹے وہ ہاتھ جو بیعت کو نہ تیری آیا

(الفضل 11 نومبر 1966ء)

6 مارچ 1908ء کو جب آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر مشتمل کتب خدمت اقدس میں پیش فرمائیں تو آپ نے ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے قلم مبارک سے درج ذیل سند قبولیت عطا فرمائی۔ ”آپ کی تینوں کتابیں آپ کی طرف سے تحفہ مجھ کو ملا تھوڑا تھوڑا میں نے تینوں کو دیکھ لیا ہے۔ عمدہ اور مدلل بیان ہے۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین آپ کو اس کی ہر ایک موقع مناسب پر اشاعت کرنی چاہئے تا دوہرا ثواب ہو۔“

(الفضل 29 ستمبر 1966ء)

خدمت الفضل

حضرت مصلح موعود نے تحریر فرمایا۔

”جب الفضل نکلا۔ اس وقت ایک شخص جس نے اس اخبار کی اشاعت میں شائد مجھ سے بھی بڑھ کر حصہ لیا وہ قاضی ظہور الدین اکمل ہیں۔ اصل میں سارے کام وہی کرتے تھے اگر ان کی مدد نہ ہوتی تو مجھ سے اس اخبار کا چلانا مشکل ہوتا۔ رات دن انہوں نے ایک کر دیا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 482)

الفضل کی خدمات کے سلسلہ میں ایک دفعہ حضرت مصلح موعود نے کریمانہ اور مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ اس پر حضرت قاضی صاحب کی نسلیں جس قدر فخر کریں کم ہے۔ (الفضل 29 ستمبر 1966ء)

دعوت الی اللہ کا ایک واقعہ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے دل و دماغ میں دعوت الی اللہ کا بڑا جوش پایا جاتا تھا وہ اس غرض اور مزید حصول علم یا تلاش معاش کے لئے پنجاب کے کئی شہروں کے سفر پر گئے ان میں سیالکوٹ، جموں، لاہور، امرتسر، فیروز پور، ہوشیار پور، لدھیانہ وغیرہ قابل ذکر ہیں آپ نے ان سفروں اور اپنی بیماریوں کا ذکر بڑے دلچسپ پیرایہ میں مثنویوں کی صورت میں کیا ہے۔ ذیل میں ایک دلچسپ واقعہ مکرم عبدالرحمٰن جنید تحریر فرماتے ہیں۔

”1907ء میں حضرت قاضی صاحب نے باقاعدہ طور پر اخبار بدر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا۔ اسی سال انہوں نے ضلع گجرات کا دورہ بھی کیا جگہ جگہ بیوت میں جلسے کرا کے تقریریں بھی کیں۔ رنمل۔ رجوعہ۔ کھاریاں کے جلسے بڑے کامیاب رہے۔ ایک دفعہ ذکر کیا کہ شائد علاقہ گجرات میں پہلا ”مار کھانے والا احمدی“ ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے۔ ایک جگہ (شاید میاں وڈے کا درس) میں بیس پچیس مولویوں سے وفات مسیح ناصریؑ پر گفتگو ہو رہی تھی کہ آپ نے فر فر حوالے پڑھنے شروع کر دیئے۔ ایک مخالف نے آگے بڑھ کر تھپڑ مار دیا اور کہا ”حوالے پڑھتے ہو؟ ہم نے تو کبھی حوالے نہیں دیئے۔“

(الفضل 11 نومبر 1966ء)

عقیدت و محبت

آپ کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود کے ساتھ والہانہ عشق تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے عقائد احمدیت کو پھیلانے کے لئے ملکی اخبارات میں اخلاقی و دینی مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ اور 1906ء میں قادیان آنے کے بعد انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حمایت اور ابلاغ میں دن رات ایک کر دیا۔ سوانح ضمن میں آپ کے بیٹے مکرم عبدالرحمٰن جنید صاحب لکھتے ہیں۔

آپ قادیان میں چالیس بیالیس سال رہے ہیں اس عرصہ میں قریباً ہر روز بلا ناغہ نماز فجر کے بعد مزار حضرت صاحب پر حاضری دی ہے۔ بارش آندھی وغیرہ کی بھی پرواہ نہیں کی۔ البتہ ایسی حالت بیماری یا ضرورت لابطاق کے وقت کوئی ناغہ ہو جائے۔ شام کو یا کسی اگلے وقت تلافی کر لیتے تھے۔ آپ کی نظموں میں بہشتی مقبرہ۔ مزار حضرت صاحب اور باغ کی طرف کئی اشارات پائے جاتے ہیں۔

(الفضل 11 نومبر 1966ء)

جماعتی خدمات

آپ کی جماعتی و دینی خدمات جلیلہ کے متعلق مدیر صاحب الفضل لکھتے ہیں۔

1913ء میں جب حضرت مصلح موعود نے اخبار الفضل جاری فرمایا تو آپ نے حضرت صاحب کے دست راست کے طور پر اس کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نہایت ہی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ٹھوس علمی مضامین لکھنے کے علاوہ آپ نے مینیجر کے فرائض بھی انجام دیئے۔ بعد ازاں آپ سالہا سال تک کبھی بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر کبھی بطور ایڈیٹر اور کبھی بطور مینیجر اس اخبار کے ساتھ منسلک رہے۔ قلمی لحاظ سے غیر مبائعین کے فتنہ کے مقابلہ کرنے میں بھی آپ پیش پیش رہے اور ایسی گراں بہا خدمات انجام دیں۔ جو ہمیشہ یاد رہیں گی ...... الفضل میں کام کرنے کے علاوہ آپ 1914ء سے 1922ء تک رسالہ تشحیذ الاذہان کے بھی ایڈیٹر رہے اور جب اس رسالہ کو 1922ء میں ریویو آف ریلیجنز اردو میں مدغم کر دیا گیا تو آپ ریویو کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ایک لمبا عرصہ تک آپ نے رسالہ مصباح کی ادارت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ الغرض مسلسل 32 سال تک نہایت قابل قدر قلمی خدمات سرانجام دینے کے بعد 1938ء میں آپ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ اس وقت آپ ناظم طباعت واشاعت کے عہدہ پر بھی فائز تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد قیام پاکستان تک آپ قادیان میں بھی رہائش پذیر رہ کر نوجوانوں میں مضمون نویسی کا شوق اجاگر کرتے رہے۔ بہت سے قابل نوجوانوں کو صاحب قلم بنانے میں آپ کا حصہ بہت نمایاں ہے۔

(الفضل 29 ستمبر 1966ء)

آپ کی جماعتی قلمی خدمات کے سلسلہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد تحریر فرماتے ہیں۔

”قاضی صاحب کو اخبار الفضل۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اردو) تشحیذ الاذہان مصباح اور احمدیہ گزٹ غرضیکہ سلسلہ کے اکثر قدیم رسائل وجرائد کی قابل رشک خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ خصوصاً الفضل کی اشاعت میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 482 حاشیہ)

تصانیف

آپ کی تصانیف کے بارے میں مکرم عبدالرحمٰن جنید ہاشمی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

آپ نے بہت ہی چھوٹی عمر میں مضمون نگاری شروع کر دی تھی۔ چنانچہ آپ کی تصانیف جن میں کتب رسائل و غیرہ شامل ہیں کی تعداد چالیس سے تجاوز کرتی ہے۔ ابتدائی کتب میں پنج گنج (چار قل اور عم یتساءلون کا پنجابی اور اردو منظوم ترجمہ) قصص القرآن (پانچ ہزار اشعار) سخن خوب (مجموعہ حکایات منظومہ) تفسیر منظوم (سورۃ رحمٰن و یٰسین) قصیدہ امال (منظوم ترجمہ) کتاب صرف۔ ناول 2 عدد سبحۃ المرجان (غزلیات قصائد مثنویات) وغیرہ ہیں اور 1906ء کے بعد نغمہ اکمل الواح الہدیٰ احادیث ظہور المسیح اور ظہور المہدی کرامات المہدی استخلاف وغیرہ کی کئی مشہور کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ مضامین اور مراسلات جو سلسلہ کے اخباروں

کے علاوہ ملک کے دیگر اخباروں میں لکھے۔ ان کا شمار نہیں صرف 1903ء کی بنائی ہوئی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے 28 مختلف اخبارات میں 136 مضامین صرف ایک سال کے عرصہ میں لکھے۔ 1907ء میں بدر کے علاوہ ڈائری کے 18 اور الحکم میں 10 مضامین نام سے چھپے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 12 نومبر 1966ء)

عام خدمات

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بحیثیت شاعر حضرت قاضی صاحب جماعت میں بلند مقام رکھتے تھے۔ اکثر جماعتی تقریبات پر آپ کی کوئی نہ کوئی نظم حاضرین کی خدمت میں پیش کی جاتی۔ آپ کی شاعری میں سلاست و روانی اور قادر الکلامی کے ساتھ ساتھ سادگی بھی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ وسعت قلبی سے نوجوان شاعروں کے مسودات کی اصلاح بھی فرمایا کرتے تھے۔ جو کوئی بھی حاضر ہوتا آپ اصلاح و مدد فرما دیتے۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب مرحوم ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نے اپنا درج ذیل واقعہ بیان فرمایا کہ مجھے بھی حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی شاگردی کا اعزاز ملا ہے وہ یوں کہ میں ایک دفعہ محترم قاضی صاحب کی خدمت میں اپنی کتاب ''اشارے'' کی ایک نظم کا مسودہ لے کر حاضر ہوا تو مکرم قاضی صاحب نے میرے ایک شعر میں لفظ ''عرش'' کی بجائے ''چرخ'' کا لفظ استعمال کرنے کا مجھے مشورہ مرحمت فرمایا میں نے غور کیا تو ان کی یہ درستی بہت ہی موزوں پائی۔ میں ان کی اس اصلاح اور مدد پر ان کا بہت ہی ممنون اور شکرگزار ہوں اور اس وجہ سے میں اپنے آپ کو ان کا بھی شاگرد سمجھتا ہوں۔

مکرم داؤد طاہر صاحب ابن محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر سابق انچارج صیغہ زود نویسی حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب کی ایک نظم جو الفضل میں شائع ہوئی کے متعلق یہ پُر لطف واقعہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مرزا عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ کارکن صدر انجمن نے ایک دفعہ میں میری موجودگی میں حضرت قاضی صاحب کے سامنے ان کی زندگی کا ایک واقعہ دہراتے ہوئے بیان کیا کہ ایک دفعہ آپ نے ایک نظم لکھی جس کا عنوان تھا مقبرہ میں مجھے تھوڑی سی زمین مل جائے۔ یہ الفضل میں شائع ہوئی۔ اتفاقاً ان اشعار کی اشاعت کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ شدید طور پر بیمار ہو گئے۔ انہی دنوں ایک شام حضرت مصلح موعود آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت قاضی صاحب کی چارپائی کے قریب ہی کرسی پر بیٹھ گئے اور مسکراتے ہوئے پوچھا ''کیوں قاضی صاحب ابھی مقبرہ جانے کی تیاری کر لی؟''

(الفضل 2 / اکتوبر 1966ء)

خلافت سے محبت و عشق

خلافت سے آپ کو بہت گہری عقیدت و محبت تھی۔ جب حضرت مصلح موعود کا 8 نومبر 1965ء کو وصال ہوا تو حضرت صاحب کی آخری زیارت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت قاضی صاحب لکھتے ہیں۔

''8 نومبر کی صبح کو زائرین کا تانتا لگ گیا۔ میں بیمار و ناتواں، میرے دل کی تڑپ رنگ لائی اور ایک کار 9 نومبر کو میرے لئے بھجوائی گئی تا میں آخری زیارت سے مشرف ہو سکوں۔ میں سرہانے کھڑا ہوا اور میں نے آواز سے کہا یہ وہ لب ہیں جن سے، حضرت مسیح موعود کی جبین مبارک پر بوسے کا شرف عالم وارفتگی میں حاصل کیا تھا۔ اب حضرت صاحب کی پیشانی پر بوسہ دیتا ہوں۔ ......انا للہ کہتا ہوا واپس لوٹ آیا۔''

(الفرقان فضل عمر نمبر)

حضرت اماں جان کی شفقت

حضرت اماں جاں کی شفقت اور عنایت کے متعلق حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے بڑے صاحبزادے محترم عبدالرحمٰن جنید ہاشمی لکھتے ہیں۔

''ہماری والدہ محترمہ جو خود لکھی پڑھی اور استانی تھیں نے ہماری تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا والد صاحب تو دفتری اور سلسلہ کے کام میں اسی قدر مصروف رہتے کہ اور کسی بات کی ہوش نہ تھی۔ 1916ء میں حضرت اماں جان کی خاص عنایت اور تلطف سے برائے نام قیمت پر تشحیذ کے دفتر کی ساتھ والی زمین ہمیں ملی۔ جس پر پہلے کچا پھر غلافی اور پھر دو منزلہ پختہ مکان بنانے کی توفیق ملی۔ اس کے دروازے پر حضرت والد صاحب کا ہی شعر ہے۔

لاج رکھ لینا الٰہی کوشش تعمیر کی
میں نے کچھ تنکے چنے ہیں آشیانے کے لئے

(الفضل 11 نومبر 1966ء)

عادات و خصائل

مکرم داؤد طاہر صاحب حضرت قاضی صاحب کے حلقے اور عادات و خصائل کے متعلق تحریر کرتے ہیں

''حضرت قاضی صاحب دبلے پتلے جسم کے مالک تھے۔ جب سے میرا ان سے تعارف ہوا میں نے انہیں لیٹے ہوئے دیکھا اور بتانے والے بتاتے ہیں کہ آپ شروع سے ہی سارے کام لیٹ کر سرانجام دیا کرتے تھے۔ قادیان میں آپ کا دفتر ''قاضی صاحب کا دربار'' کے نام سے مشہور تھا۔ گاؤ تکیے کے سہارے آپ تخت پوش پر لیٹے رہتے۔ دفتری کارکنان اور ارد گرد بیٹھے کام کرتے رہتے۔ چلنے پھرنے اور سفر سے آپ عموماً گھبراتے تھے۔

وفات

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مورخہ 27 ستمبر 1966ء بروز سہ شنبہ صبح ساڑھے 6 بجے اچانک وفات پا گئے۔

(الفضل 28 ستمبر 1966ء)

اسی روز یعنی 27 ستمبر مطابق 11 جمادی الثانی 1386ھ، 1966ء کو عصر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بہشتی مقبرہ میں جنازہ پڑھایا جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ فارغ ہونے کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا دیا اور قطعہ خاص میں تشریف لے جا کر تدفین مکمل ہونے تک آپ وہیں ٹھہرے رہے اور دعا کرائی۔ بوقت وفات حضرت قاضی صاحب کی عمر (پچاسی) سال تھی۔ یاد رہے کہ ان کو ان کی وصیت کے مطابق تابوت کے بغیر لحد میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

غزل

کوئی تاجر نہ خریدار نظر آتا ہے
ایک یوسف سرِ بازار نظر آتا ہے

الاماں دھوپ وہ پھیلی ہے تعصّب کی یہاں
سایہ دیوار کا دیوار نظر آتا ہے

خوں شفق شام تجھے دیکھ کے جی ڈوب گیا
کربلا اک نیا تیار نظر آتا ہے

قاتل و وحشی و خونخوار زمانے کو قلم
قاتل و وحشی و خونخوار نظر آتا ہے

یاخدا رحم کہ ''الفضل'' کا ناشر بھی یہاں
مثلِ منصوؔر سرِ دار نظر آتا ہے

قتل کر کے مجھے ہر غم سے جو دیدی ہے نجات
میرا قاتل میرا غمخوار نظر آتا ہے

آئینہ خانۂ ہست و عدم میں طارقؔ
عکس در عکس فقط یار نظر آتا ہے

طارق احمد مرزا

رمضان آفر سیل، سیل، سیل
مردانہ سوٹ 800 والا 500 میں
کلاسک لان 1000 والا 750 میں
کرینکل دوپٹہ بازو لان 1200 والا 900 میں
کرسٹل لان اتحاد 1700 والا 1400 میں
فردوس لان 1700 والا 1400 میں
ادارہ جات یا زیادہ مقدار میں خریدنے کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ ہوگا
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622,
5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

ظفر

الفضل کے ایک مضمون کا اثر

الفضل کا جو پیار میرے دل میں ہے الفضل کی جو محبت میرے دل میں ہے۔ الفضل کی جو عزت میرے دل میں ہے۔ غرضیکہ الفضل کا جو عشق میرے دل میں ہے۔ وہ کسی طرح بھی صفحہ قرطاس پر ظاہر ہو نہیں سکتا۔ میری طاقت سے باہر ہے کہ ان جذبات کا اظہار کروں جو الفضل کے لئے میرے سینہ میں موجزن ہوتے ہیں لیکن افسوس! حال یہ ہے کہ الفضل کی کوئی بھی خدمت مجھ سے نہیں ہو سکتی۔

30/اکتوبر 1938ء کے الفضل میں بعنوان آسمان روحانیت کے دروازے کھل گئے۔ ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مجھے اقرار ہے کہ ایسے کیا اس سے اعلیٰ مضامین نظر سے گزرے۔ گو مجھے یہ بھی اقرار ہے کہ اس کے سوا اور مضامین کا اس سے بھی زیادہ اثر ہوا اور یہ بھی اقرار ہے کہ بعض دفعہ وقتی اثر بھی ہوتا ہے ہاں یہ بھی اقرار ہے کہ بعض دفعہ اس سے نہایت اعلیٰ مضامین بھی طبیعت پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ لیکن اس ایک وقتی اثر کے ماتحت جو حالت ہوئی اس کی حقیقت تو عاجز بیان کرنے سے قاصر ہے۔ ہاں جتنا الفاظ میں اور پھر میرے ناقص الفاظ میں نقشہ آ سکتا ہے۔ وہ بتلا دیا جاتا ہے۔ کہ ایک حرف بھی اطمینان و تسکین سے پڑھنا ممکن نہ تھا۔ بار بار پڑھا اور نہایت بیقراریٔ دل سے آنسو رواں رہے۔ مضمون لکھنے والے کے لئے خود الفضل کے لئے تہہ دل سے دعائیں زبان پر جاری ہوئیں۔ حتیٰ کہ احمدی نوجوانوں کے لئے خصوصاً اور تمام جماعت کے لئے عموماً قلب کی گہرائی سے دعائیں نکلیں۔ مجھے خود حیرت ہے کہ اس مضمون میں کون سی خصوصیت تھی لیکن بہرحال یہ ایک قلبی کیفیت تھی جو الفضل کے ایک مضمون کا نتیجہ تھی جس کا یہ ٹوٹا پھوٹا نقشہ بیان کیا گیا ہے۔ درآنحالیکہ ایک ہلکا سا تاثر یہ بھی دل پر تھا کہ مضمون عملہ کا ہے اور اس نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ مگر بے اختیار دل پکارے جاتا تھا کہ اس مضمون کے لکھنے والے کو اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر روحانیت سے بھرے ہوئے مضامین لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بعض ایسے بھی ہوں گے جو میرے اس مضمون کو پڑھ کر بے پرواہی سے ٹال دیں گے لیکن بابرکت ہیں وہی جو متاثر ہو کر الفضل کی مالی و قلمی خدمت کے لئے کمربستہ ہوں گے اور دعاؤں سے اس کی مدد فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین اور بشارت ہو مضمون لکھنے والے کے لئے جس کے لئے میری طرف سے نہیں بلکہ میرے اندرون قلب سے اور کسی بیرونی تحریک کے ماتحت یہ دعا نکل رہی ہے کہ الٰہی اسے ان تمام بدیوں سے بچا جن کا اس نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے اور ان تمام نیکیوں کے کرنے کی توفیق عطا کر جن کی اس نے تحریک کی ہے۔

بالآخر دعا ہے کہ یا الٰہی ہماری جماعت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے پیدا کر کہ قرآن میں تیرا یہی حکم اور یہی طریق ہے کہ نئے سے نئے پیرایوں میں اپنے بندوں کو بار بار وہی نصائح کرتا ہے۔

(الفضل 2 نومبر 1938ء)

صد شکر ہے خدایا

صد شکر ہے خدایا الفضل گھر میں آیا
مانگیں تھی جو دعائیں سجدے میں سر جھکایا
کچھ دیر کی جدائی کاٹے نہ جو کٹی ہے
آنکھوں میں تھی جو حسرت ہونٹوں پہ بے بسی ہے
اک ماہ کے بعد آخر ہاتھوں میں میرے آیا
صد شکر ہے خدایا الفضل گھر میں آیا

میری نماز میں تُو میری زبان پہ تُو
تحریر میں تھا میری میرے بیان میں تُو
خود بھی پڑھا ہے میں نے اوروں کو بھی پڑھایا
صد شکر ہے خدایا الفضل گھر میں آیا

اس عارضی جدائی نے تشنگی بڑھا دی
الفضل سے محبت کی شمع اک جلا دی
اس کو سدا سلامت رکھنا تو اے خدایا
صد شکر ہے خدایا الفضل گھر میں آیا

تنہا نہیں ہوں تجھ کو پا کر اے میرے ساتھی
شوکی کے ساتھ تو ہے جیسے دیا میں باتی
مجھ سے جدا ہوئے تھے اور مجھ کو تھا رُلایا
صد شکر ہے خدایا الفضل گھر میں آیا

ش۔اسد

الفضل ۔ خدا کا فضل

جو حکمت کا سمندر تھام کے ہر شام آتا ہے
ہر اک مضمون میں یہ دین کا پیغام لاتا ہے

نصیحت کا یا ہو تبلیغ کا، تقریر کا موضوع
یہ ایسا واسطہ ہے ہر جگہ جو کام آتا ہے

جو اس کو پڑھ کے کرتا ہے عمل اس کی نصیحت پر
کئی نسلوں تلک اس کا وہ پھر انعام پاتا ہے

سناتا ہے ہر اک چھوٹے بڑے کی گود میں بیٹھے
امامِ وقت کی جانب سے جو پیغام آتا ہے

یہ عہدِ بیعت کے الفاظ دہراتا ہے روزانہ
اطاعت اور وفا کے راگ صبح و شام گاتا ہے

ہواؤں پر سفر کرتا یہ دنیا کے کناروں تک
یہ وہ پیغام ہے جو ہر کسی کے نام آتا ہے

بڑے مشکل مراحل سے سمندر پار دنیا میں
بڑے مہنگے وسیلے سے یہ سستے دام آتا ہے

صحافت میں ہے اس کی عمر اک سو سال سے اوپر
یہ سہرا بھی اگر دیکھیں تو اس کے نام جاتا ہے

یہ اک اعزاز ہے نقاشؔ اس کی ہر اشاعت میں
خدا کا فضل ہے جو الفضل کے کام آتا ہے

احمد نقاش

مکرم سید ساجد احمد صاحب نارتھ ڈکوٹا امریکہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے خبرناموں کی ابتدائی تاریخ

1977ء میں غانا افریقہ سے امریکہ واپس آتے ہوئے میں یورپ کے کچھ ملکوں میں ٹھہرا۔ جہاں یورپ میں جماعت احمدیہ کی دعوت الی اللہ کی کوششوں کو بیوت اور مربیان اور جماعتوں اور نومبائعین کی صورت میں بچشم خود دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ بھی دیکھا کہ نامساعد حالات میں بہت ہی کم سرمایہ سے اعلائے کلمہ حق کا ضروری کام کتنی محنت اور محبت اور دلجمعی سے کیا جا رہا تھا اور بہت سی باتوں کے علاوہ ایک بات جو میں نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ جوں ہی ربوہ سے الفضل کا تازہ پرچہ آتا فرینکفرٹ میں متعین مولانا نیر الدین شمس صاحب خطبہ اور ضروری حصوں کی نقول بنا کر جرمنی میں مقیم سب احمدی خاندانوں کو بڑے اہتمام سے، جتنی جلدی ہو سکتا بھجواتے۔ ان کا یہ طریق کار میرے دل میں بیٹھ گیا اور بہت بھایا۔ خلیفہ وقت کا خطبہ ہر احمدی کے لئے ہفتہ وار روحانی غذا ہے۔ چونکہ وقت کے تقاضوں کے پیش نظر یہ خطبے ارشاد فرمائے جاتے ہیں اس لئے ہر احمدی کے لئے ان دنوں کے لئے خاص طور پر اور عمر بھر کے لئے عام طور پر ایک مشعل راہ ہیں۔ اور ان کا ہر احمدی تک فوراً پہنچنا ضروری ہے۔ یہی ضرورت تھی جو بعد میں کیسٹس کے ذریعے دنیا بھر میں پوری کی گئی اور اب MTA کے ذریعہ تمام عالم میں پوری کی جا رہی ہے۔

رسالہ النور

جب محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کا کیلیفورنیا میں تقرر ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ جماعت کیلئے کیا خدمت کی جا سکتی ہے۔ نقول بھجوانے والی بات ذہن میں آئی اور میں نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا۔ انہیں بھی بہت پسند آئی اور مقامی جماعت کی تربیت اور تعلیم کیلئے اس کی ضرورت بھی تھی۔ انہوں نے فوراً اس پر عمل شروع کر دیا۔ شروع میں الفضل سے اور بعد میں جماعت کی دیگر کتب و رسائل سے ضروری حصے نقل کر کے احباب کو بھجوانے شروع کر دئے۔ پہلے ایک ورق پھر دو اور پھر صفحات ضرورت کے مطابق بڑھتے گئے۔

سب سے پہلا پرچہ صرف ایک صفحہ کا تھا اور لیگل سائز کے کاغذ پر چھپا تھا۔ اس پر اخبار احمدیہ لکھا تھا اور کوئی تاریخ درج نہ تھی۔ دوسرے پرچے پر یکم جون 1979 کی تاریخ لکھی ہے۔ پہلے بارہ پرچے لیگل سائز کے کاغذ کے صرف ایک صفحہ پر ہی چھپتے رہے۔ نمبر 13 سے 17 آدھے لیگل کاغذ کے چار صفحوں پر چھپے۔ یکم دسمبر 1979 سے پرچہ لیٹر سائز پر چھپنا شروع ہوا۔ اس سائز کے پہلے شمارے کے چار صفحے تھے۔

پہلے نو شماروں پر اخبار احمدیہ لکھا گیا۔ ایک روز مولانا نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اس کا کوئی نام ہونا چاہئے۔ میری اہلیہ سیدہ بشریٰ سلطانہ نے النور کا نام تجویز کیا جو بالکل اس کی ماہیت کے مطابق ہے۔ آپ کو یہ نام پسند آیا، چنانچہ دسویں شمارے کے سرورق پر میں نے اپنے ہاتھ سے النور لکھا۔

جلد ہی النور مہینہ میں دو بار چھپنا شروع ہو گیا۔ پہلے سال (1980-1979ء) اس کے 29 شمارے شائع ہوئے جو 98 صفحات پر مشتمل تھے۔ جلد 2 نمبر 4 تک النور 3336 Maybelle Way, Oakland CA سے شائع ہوتا رہا۔ جلد 2 نمبر 16) 13 جنوری 1981) تک النور 434 Peppertree Road, Walnut Creek CA سے رسالہ شائع ہوتا رہا۔ پہلے صرف امریکہ کے مغربی ریجن کے احمدیوں کو بھیجا جاتا تھا۔ مرکز نے اس کی افادیت کو محسوس کیا، مرکز کی ہدایت کے مطابق آپ نے اسے سارے ملک امریکہ کے احمدیوں کو بھجوانا شروع کر دیا۔ دوسرے سال اس کے 23 شمارے چھپے جو 172 صفحات پر مشتمل تھے۔

پہلے پانچ چھ سال کے النور کے شماروں پر مندرجہ ذیل مدیروں کے نام درج ہیں:۔

پہلے نو شماروں (مئی 1979ء تا اگست 1979ء) پر کوئی ادارتی نام درج نہیں کیا گیا۔ یہ شمارے مولانا کی ہدایات کے مطابق خاکسار نے تیار کئے۔

اگست 1979ء سے یکم اگست 1980ء مرتبہ عطاء اللہ کلیم۔ یہ شمارے بھی مولانا کی ہدایات کے مطابق خاکسار نے تیار کئے۔

15/اگست 1980ء سے 16 جنوری 1981ء مدیر عطاء اللہ کلیم، مرتبہ سید ساجد احمد

یکم فروری 1981ء سے 18/اپریل 1981ء ایڈیٹر: عطاء اللہ کلیم، نائب ایڈیٹر: عبدالرشید یحییٰ

مئی 1981ء تا جلد 3: ایڈیٹر: عطاء اللہ کلیم، نائب ایڈیٹر: انعام الحق کوثر

مارچ 1982ء تا 16 جولائی: 1983ء مدیر: عطاء اللہ کلیم، مرتب: سید ساجد احمد

یکم اگست 1983ء تا 15 دسمبر 1983ء مدیر: عطاء اللہ کلیم، نائب مدیر: منیر احمد چوہدری

جنوری 1984ء سے ادارت کا کام مولانا شیخ مبارک احمد مرحوم نے اپنے ذمہ لے لیا۔

The Guidance

النور کی مقبولیت کے ساتھ اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی کہ انگریزی بولنے والے احمدیوں کو بھی ان برکات میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ ایک انگریزی اخبار بھی آپ نے بنانا شروع کر دیا۔ پہلا شمارہ اکتوبر 1979 کا تھا۔ اس کا نام The Guidance تھا۔ گائیڈنس کے چار شمارے شائع ہوئے، اکتوبر میں تین اور نومبر میں ایک۔ یہ آدھے لیگل سائز کے چار صفحوں پر مشتمل تھے۔

احمدیہ گزٹ

دسمبر 1979ء سے آپ نے احمدیہ گزٹ چھاپنا شروع کیا جو لیٹر سائز پر چھپتا تھا۔ جولائی 1980ء تک ہر ماہ اوکلینڈ کیلیفورنیا سے شائع ہوتا رہا۔ اس کے بعد دسمبر 1980ء تک والنٹ کریک کیلیفورنیا سے ہر ماہ چھپتا رہا۔ جنوری 1981ء سے واشنگٹن ڈی سی سے چھپنا شروع ہو گیا۔ دسمبر 1983ء تک کے شماروں کے آخر میں لکھا ہے کہ یہ مولانا عطاء اللہ کلیم نے شائع کئے۔

مقامی جماعت کے پاس اس وقت اتنی طاقت نہ تھی کہ اعلیٰ قسم کا برقی ٹائپ رائٹر مہیا کر سکتی۔ اس وقت کمپیوٹر کا اتنا رواج نہ تھا۔ آپ کو دونوں ہاتھوں کی ساری انگلیاں استعمال کر کے ٹائپ کرنے کی مشق نہ تھی۔ چنانچہ ٹائپ رائٹر پر ایک ایک حرف دبا کر معمولی ٹائپ رائٹر پر مضمون تیار کرتے۔ بہت جگہ پتہ کرنے کے بعد برکلی میں ایک سستا ٹائپ سیٹ کرنے والا شخص ڈھونڈا تا کہ ٹائپ شدہ مضامین کو چھپنے کے قابل صورت میں صفحہ قرطاس پر ڈھالا جا سکے۔ مضمون بس اور ریل کا سفر کر کے وہاں لے جاتے اور جب وہ سیٹ کر لیتا تو دوبارہ مضمون لینے جاتے پھر وہ مضامین لے کر بس اور ریل کے ذریعہ سان ہوزے کیلیفورنیا میں ہمارے گھر 2129 Luz Avenue پر لاتے اور ہم رات گئے تک ان مضامین کو احمدیہ گزٹ بنانے کے لئے کالم بہ کالم، صفحہ بہ صفحہ خوش نظری احباب کے لئے سجاتے اور پریس کے چھاپنے کے لئے کیمرہ ریڈی کاپی تیار کرتے۔ اسی طرح النور تیار ہوتا۔ پھر مولانا کیمرہ ریڈی کاپی لے کر بس اور ریل کا سفر طے کر کے پریس دے کر آتے۔ گزٹ اور النور کو سارے ملک میں تقسیم کے لئے بڑی تعداد میں چھپوانا پڑتا تھا۔ آپ کے پاس کار نہ تھی۔ کبھی کبھار کوئی دوست مدد کے لئے مل جاتے کیونکہ یہ کام عموماً دن کو ہوتے جبکہ احباب اپنے اپنے کاموں میں گئے ہوتے۔ چنانچہ آپ بڑے بڑے وزنی ڈبے اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پریس سے بس اور ریل پر سفر کرتے ہوئے اپنے گھر لے جاتے۔ سٹیشن ان کے گھر سے کچھ دور تھا۔ اگر میں نے ان سے استفسار نہ کیا ہوتا تو مجھے بالکل علم نہ ہوتا کہ وہ یہ سب وزن خود اٹھا کر پریس سے گھر تک لاتے تھے۔

عموماً جمعہ اور اختتام ہفتہ احباب مشن میں آتے تھے۔ اور جماعتی ضرورتوں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ سو اگر تو النور یا گزٹ جمعرات یا جمعہ کی صبح تیار ہوتا تو احباب کی مدد سے ان پر پتے لگا لیتے۔ لیکن اگر کسی اور روز چھپتا تو پھر انتظار نہ کرتے اور خود ہی احباب کے پتوں کے لیبل لگا لیتے اور پھر اس سارے وزن کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر دوستوں کو بھجوانے کے لئے ڈاکخانہ لے جاتے۔ اس کا بھی انہوں نے میرے پوچھنے کے بغیر ذکر نہیں کیا۔ اسی طور پر وہ مہینہ میں تین شمارے شائع کرتے۔ النور کے دو اور گزٹ کا ایک۔

مارچ 1984ء سے النور اور احمدیہ گزٹ علیحدہ علیحدہ رسالہ ہونے کی بجائے اکٹھے ایک ہی رسالے کی صورت میں چھپنا شروع ہوئے۔

احمدیہ گزٹ کے شماروں پر ان کے آخر پر درج تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگست 1983ء سے فضل عمر پریس ایتھنز اوہائیو سے چھپنے لگے۔ فضل عمر پریس اور ڈاکٹر بشارت منیر مرزا کو جماعتی کتب کے چھاپنے میں بہت خدمت کا موقع ملا ہے۔

خلافت احمدیہ کی آواز

الفضل خلافت احمدیہ کی آواز ہے۔ اس کا مرکزی حصہ حضرت مسیح موعود کی تعلیمات اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات پر مشتمل ہے۔ 2014ء میں صرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے جو ارشادات الفضل میں شائع ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے۔

خطبات جمعہ:	52 (فی خطبہ کم از کم 4 صفحات)
خطبات عیدین:	2
دیگر خطابات:	27 (بعض کئی اقساط میں ہیں)
رپورٹ دورہ جات:	21
خطبات نکاح:	18
خطبات جمعہ کے سوال و جواب:	58
دیگر خطابات کے سوال و جواب:	11
مشعل راہ وارشادات عالیہ:	40
کل:	229

اس طرح الفضل خلافت احمدیہ کی آواز بنتا ہے۔ تصاویر اس کے علاوہ ہیں۔

بقیہ از صفحہ 7 ۔ الفضل سے بے پایاں محبت

☆ مکرم عامر شہزاد عادل صاحب معلم سلسلہ لکھتے ہیں:

خاکسار روزنامہ الفضل کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ روزنامہ الفضل دینی و دنیوی علوم کا خزانہ ہے اور ہماری تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ مکرم منظور احمد خان صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

عرض ہے کہ اخبار الفضل ماشاء اللہ بہت ہی قیمتی مضامین اور بزرگوں کے ایمان افروز واقعات اور حالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر پرچے کا ایک ایک لفظ پڑھنے کے باوجود تشنگی نہیں جاتی۔

☆ مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا لکھتے ہیں:

میں (الفضل) کے تمام مضامین میں سے گزرا ہوں۔ یہ بہت شاندار حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کا انتخاب بہت اعلیٰ ہے اور الفضل کی تاریخ میں آپ بہت حصہ ڈال رہے ہیں۔ میرا دل بہت مشکور ہے اور اسی طرح الفضل کی باقی ٹیم کو میری طرف سے نیک خواہشات۔ (24 مئی 1911ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 18 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 جون 2015ء

6:20 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
2:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:30 pm	ترجمۃ القرآن

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216 047-6211971

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P.C.R.C.H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

ربوہ میں مناسب قیمت پر اعلیٰ معیار کی روایات کا ضامن
موسم گرما کی نئی اور منفرد ورائٹی پر سیل کا آغاز
مردانہ، زنانہ اور بچگان کے جدید ڈیزائنز کا مرکز
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

خالص سونے کے دلکش ودیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید وفروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کر لیں 0321-4441713

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھے۔ انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
Discount Mart
Hoisery- Cosmetics- Parfumes- Ladies Bags Exclusively available Be- belle & IFG
Malik Markeet Railway Road Rabwah
0343-9166699, 0333-9853345

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-c-Dua:Mian Mubarik Ali

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

ربوہ کی مشہور دکان
عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

Coming Soon Eid Collection
ٹاپ برانڈز ڈیزائنز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men, Women, Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیلس
400/450/550 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrchman209@hotmail.com

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36671178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring

Éclat International
Australia, Canada& Denmark Skilled Immigration
Get Temporary&Permanent Residence in just ONE YEAR!
Skilled Immigration forENGINEERS, DOCTORS (MBBS, Dental etc.),I.T PROFESSIONALS, CHARTERED ACCOUNTANTS, UNIVERSITY LECTURER, etc.
Send your C.Vfor freeAssessment at
info@eclatint.com
- U.KVisit Visa/ Schengen Visit Visa/ Business Visa/ Spouse Visa
- 100 % Admission in Sweden and more chances of getting visa as compared with other countries.
Note: Please Call during office timing. Calls after office timing will not be entertained. Do mention Alfazl Reference in your Emailand Call.To visitoffices do get an appointment before coming.
M |0345-400-1057, W |www.eclatint.com, E | info@eclatint.com,
Fb |www.facebook.com/eclat.int, L |0092-423-521-1792, Fax |0092-423-518-6755
T |Mon-Fri (10:00 A.M to 6:00 P.M)
Friday Break (12:00 P.M to 3:00 P.M)-Sat (10:00 A.M to 4:00 P.M)
WhatsApp & Viber |(0092-345-400-1057)

FR-10